شرح الاصول الثلاثة

ڈاکٹر مرتضی بن بخش حفظہ اللہ

درس نمبر۔15

اِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا ،مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلَهَ اِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ :

15۔ درس نمبر: ۱۵۔ پہلی وحی کا نزول، انسان کی حقیت، علم حاصل کرنے کی اہمیت، وحی کے بعد آپ ﷺ کی کیفیت، دوسری وحی کا نزول اور اس کا معنی، توحید کی تبلیغ واہمیت، قصہ اسراء ومعراج (مختصر)۔ موت اور آخرت کے چند مناظر۔

"الاصول الثلاثہ وادلتها" الامام العلامہ الشیخ محمد بن عبد الوہاب: تین بنیادی اصول اور ان کی دلیل، شیخ محمد بن عبد الوہاب: کا یہ رسالہ ہے اور درس جاری ہے اور پچھلے درس میں "الأصل الثالث" تیسری بنیاد کا آغاز کیا تھا اور یہ تیسری بنیاد ہے "معرفة نبيكم محمد صلى الله عليه وسلم" اپنے پیارے نبی محمد ﷺ کو جان لیجیے اور ہم پہنچے تھے "وله من العمر، ثلاث وستون سنة" اور نبی کریم ﷺ کی عمر 63 سال تھی۔ اور اس کا فائدہ کیا بتایا تھا؟ وفات ہو چکی ہے، یہ دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور وفات پا چکے ہیں اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ زندہ ہیں اپنی قبر میں دنیاوی زندگی سے تو ان کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ 63 سال ان کی عمر ہے اور وہ بھی اس چیز میں ہمارے ساتھ اتفاق رکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی عمر 63 سال تھی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی وہ دنیاوی زندگی میں زندہ نہیں ہیں بلکہ برزخی زندگی میں زندہ ہیں اور برزخی زندگی جیسا کہ آپ جانتے ہیں علم غیب سے اس کا تعلق ہے ہم نہیں جانتے الا یہ کہ جو ہمیں علم ملا قرآن مجید

میں سے اور صحیح احادیث میں سے۔ اس میں اتنا تھوڑا سا ہم علم جانتے ہیں اس کی تفصیلات ہم نہیں جانتے۔ جیسا کہ دنیاوہ زندگی کی تفصیلات ہم جانتے ہیں برزخی زندگی کی تفصیلات ہم نہیں جانتے۔ اللہ تعالیٰ نے برزخی زندگی کو پردے میں چھپایا ہے اور تھوڑا سا علم ہمیں بیان کیا ہے اور ہم بھی جیسا کہ ہمارا منہج ہے، ہمارا راستہ ہے، ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم اندھے ہیں ہمیں کچھ نظر آتا الا یہ کہ جہاں پر ہمیں قرآن اور سنت کی روشنی ملتی ہے وہ چیز ہمیں نظر آتی ہے دین کے تعلق سے اس کے علاوہ ہمیں کچھ نظر نہیں آتا اور اس کا یہ بھی فائدہ بیان کیا تھا کہ نبی کریم ﷺ بشر ہیں "منھا"(ان 63 سال میں سے)"أربعون قبل النبوة"(40 سال نبوت سے پہلے)"وثلاث و عشرون نبیاً ورسولاً"(اور 23 سال نبی اور رسول)۔

شیخ صاحب نے یہ فرق کیوں بیان کیا، 40 کو الگ کر دیا اور 23 کو الگ کر دیا؟ یہ جاننے کے لیے کہ نبی کریم ﷺ پیدائشی نبی نہیں تھے۔ کیوں کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں ناں کہ ولی ماں کے پیٹ کے اندر ولی ہوتا ہے اگر نبی ﷺ ماں کے پیٹ کے اندر نبی نہیں ہوتا بلکہ کچھ وقت کے بعد اللہ تعالیٰ اس نبی پر اپنی وحی نازل کر کے نبوت سے نوازتے ہیں اور نبی بنا دیتے ہیں اسی طریقے سے ولی بھی ماں کے پیٹ میں ولی نہیں ہوتا۔ ولی ہر مومن متقی ہے، جو شخص مومن ہے متقی ہے، پرہیزگار ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾(یونس/62/63)(کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے اولیاء جو ہیں ان کو کوئی ڈر نہیں، کوئی غم نہیں) کون ہیں یہ لوگ؟ ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴾(یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور متقی اور پرہیزگار تھے)

تو جب نبی ﷺ بچپن میں نبی نہیں تھے، 40 سال کی عمر تک نبی نہیں تھے، جب ان کی عمر 40 سال پوری ہوئی تو 40 سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوت سے نوازا اور ان پر اپنی وحی نازل فرمائی۔

"وثلاث و عشرون نبیاً ورسولاً" اور جو ان کی زندگی گزری نبوت میں اور رسالت میں وہ صرف 23 سال کی زندگی ہے، 13 سال مکی اور 10 سال مدنی، جیسا کہ آگے بیان ہو گا۔ اور آپ یہ دیکھیں کہ 23 سال کم عرصہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس چھوٹے سے عرصے میں اتنی برکتیں نازل فرمائیں کہ اس دنیا کا رخ ہی تبدیل ہو گیا اور اس 23 سال کی زندگی کی دعوت کا جو اثر ہے اس کا اثر صرف جزیرہ عرب پر نہیں تھا، اس کا اثر صرف مکہ یا مدینہ میں

نہیں تھا اس کا اثر پوری دنیا پر تھا اور آج بھی وہ اثر موجود ہے۔ آج انڈیا، پاکستان، چین، جاپان میں یا انڈانیشا میں یا یورپ میں جتنے بھی مسلمان ہیں وہ اسی نور سے مسلمان ہوئے ہیں۔ تو دیکھیں کہ 23 سال میں اللہ تعالیٰ نے کتنی برکتیں ڈالی ہیں اور یہ دین برکت والا دین ہے میرے بھائیو، جس نے اس دین کو سمجھا اور اس دین کی بنیاد ہے توحید اور سنت۔ جس نے اس دین کو توحید اور سنت کے ترازو پر تول کر سمجھا ہے اور سلف الصالحین کے راستے پر چلتے ہوئے قرآن اور حدیث کو سمجھا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی میں برکت ڈال دیں گے۔ تھوڑا سا وقت ہے لیکن ان شاء اللہ اس تھوڑے سے وقت میں، اس کم زندگی میں اس تھوڑے سے عرصے میں اللہ تعالیٰ اتنی برکتیں اور اتنی رحمتیں نازل فرمائیں گے کہ آپ اپنی زندگی میں محسوس کریں گے کہ آپ کی زندگی کیسے تبدیل ہو رہی ہے، آپ کے ارد گرد جو لوگ ہیں جو آپ سے متاثر ہیں کس طریقے سے ان کی زندگی تبدیل ہوتی ہے بشرطیکہ آپ کا عمل خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے ہونا چاہیے تو کوئی شخص یہ نہ کہے کہ بھئی یورپ اتنا ہے، امریکہ اتنا ہے، ہم تو اپنے مسلمانوں کو نہیں سمجھا سکتے تو وہاں دعوت کیسے کریں گے۔ نہیں میرے بھائیو، یہ ہمارا کام نہیں ہے، ہمارا کام ہے ﴿فَذَكِّرْ ۟ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ 21؀ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَّيْطِرٍ﴾ (الغاشیہ/21-22) ہم نے صرف نصیحت کرنی ہے۔ کس طریقے سے؟ ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ﴾ (النحل/125) حکمت سے اور موعظہ حسنہ سے ہم نے لوگوں کو حق کی طرف بلانا ہے، نصیحت کرنی ہے زبردستی ہمارا کام نہیں، مار پیٹ ہمارا کام نہیں، کسی کا دل پھرنا ہمارا کام نہیں۔ انسان کا دل تو اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان میں ہے جب چاہے جیسے چاہے پھیر دے اس لیے کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ میں اگر صراط مستقیم پر چل رہا ہوں تو یہ میرا کمال ہے۔ نہیں میرے بھائیو! اس میں ہمارا کمال نہیں ہے، ہم نے تھوڑی سی محنت کی ہے ہم نے چلنے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے صحیح سبب پر ہم نے عمل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمارا راستہ آسان کر دیا ہے اور ہم اپنے ہر مسلمان بھائی کے لیے یہ ہی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے کیوں کہ اس پر صرف چلنا ہی مقصود نہیں بلکہ اس پر ثابت قدم رہنا ضروری ہے اور ثابت قدم رہنے کے آپ کو قرآن اور سنت پر عمل کرنا ہو گا صحابہ کرام [کے مفہوم سے پھر آپ کو ثابت قدمی مل سکتی ہے اگر آپ کی سوچ بکھر گئی کبھی آپ فلان عالم کی بات سن رہے ہیں، کبھی فلان امام کی بات سن رہے ہیں، کبھی فلان امام کی بات سن رہے ہیں اور سلف الصالحین کے راستے کو چھوڑ دیا، ہر امام ہر شخص

اپنے نظریئے سے، اپنی فکر سے، اپنے طریقے سے قرآن اور حدیث کو بیان کرتا ہے پھر تو میرے بھائیو، آپ اس صراط مستقیم پر چل نہیں سکتے۔ صراط مستقیم ایک ہی راستہ ہے جو جنت کی طرف جاتا ہے اور اس راستے پر چلنے کے لیے ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے صحابہ کرام [کاراستہ جس پر صحابہ کرام[تھے ان کے جانشین تابعین تھے"وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسانٍ إِلٰى يومِ الدِّينِ"واضح راستہ ہے چھپا ہوا راستہ نہیں ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۷ عَلٰي بَصِيْرَةٍ ﴾(یوسف/108)(اے میرے پیارے نبی ﷺ ! ان کو کہہ دیجیے کہ یہ میرا راستہ ہے میں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہوں﴿ عَلٰي بَصِيْرَةٍ ﴾بصیرت پر)ایک روشن راستہ ہے ایک واضح راستہ ہے، علم اور یقین والا راستہ ہے اس میں کوئی اندھیرا نہیں، اس میں کوئی چھپی ہوئی چیز نہیں۔ یہ راستہ سب کو نظر آرہا ہے﴿ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ﴾(میں اور جو میری اتباع کرتے ہیں)وہ بھی اسی طریقے سے اسی راستے پر چلتے ہیں۔﴿ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ ﴾(اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے)﴿ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾(اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں)

تو یہ وہ راستہ ہے جو توحید کا راستہ ہے جو علم کا راستہ ہے، جو سنت کا راستہ ہے جس میں شرک اور بدعت کی کوئی گنجائش نہیں، جو اس راستے پر چلتا ہے علم کے ساتھ وہی سلف الصالحین کا راستہ ہے اور صراط مستقیم ہے۔

"وثلاث و عشرون نبياً ورسولاً"(اور 23 سال نبی اور رسول)"نبيء"(نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہوئی یعنی نبوت ملی"نبيء"نبوت ملی)

"باقرأ"(نبوت ملی اقراء سے)اقراء سے مراد سورۃ العلق ہے تو شیخ صاحب نے اقراء کا لفظ استعمال کیا۔اکثر یہ سورۃ اقراء کے نام سے مشہور اور معروف ہے۔

نبی رحمت ﷺ نے نبوت سے پہلے کبھی کسی پتھر کو سجدہ نہیں کیا بلکہ جو مشرکین عرب کام کرتے تھے ان کو آگاہ کرتے کہ یہ غلط ہے۔پتھر کو ہاتھوں سے بناتے ہیں اپنے ہی ہاتھوں سے بناتے ہیں، یہ پتھر تمہارے محتاج ہیں یہ اپنے آپ کو بنا نہیں سکتے تمہیں رزق کیسے دے سکتا ہے؟ یہ پتھر یہ بت اپنی خلق میں اپنی پیدائش میں یہ تمہارا محتاج ہے تم اسے اپنے ہاتھوں سے بناتے ہو۔جو تمہارا محتاج ہے وہ تمہارے لیے حاجت روا کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ عام سی بات ہے یہ

فطرت کی بات ہے یہ عقل کی بات ہے۔ تو نبی رحمت ﷺ نے کبھی کسی پتھر کو سجدہ نہیں کیا، کبھی بدکار عمل نہیں کیا، سبحان اللہ۔ اس اندھیری جگہ پر، اندھیرے صحرا میں جہاں پر طرح طرح کے اندھیرے موجود ہیں زنا اتنا ہے کہ آپ سوچ نہیں سکتے۔ ایک ایک عورت دس دس مردوں سے شادی کرتی تھی۔ جب حمل ٹھہر جاتا تو اس کی مرضی جس کو چن لے کہ فلان اس کا باپ ہے اور اس کو ماننا ہے بس۔ گھر کے سامنے ایک سرخ جھنڈی لٹکا دیتی تھی کہ یہ نشانی ہے کہ یہ بغی ہے، یہ زناکار عورت ہے، اس کا گھر یہ ہے جس نے جانا ہے وہ چلا جائے۔ طرح طرح کی بدکاریاں، شراب پانی کی طرح پیتے تھے لیکن نبی رحمت ﷺ کو نبوت سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں سے دور رکھا بلکہ یہ تو دور کی بات ہے اللہ تعالیٰ نے نبی رحمت ﷺ کو سچ بولنے کی اور امانت میں خیانت نہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اتنی توفیق عطا فرمائی کہ مشرکین عرب میں ایک مثال بن گئے کہ محمد ﷺ الصادق الامین ہیں، جب بولتے ہیں سچ بولتے ہیں اور یہ ہی لوگ نبی کریم ﷺ کے گھر میں جا کر اپنی چیزیں رکھتے تھے امانت کے طور پر اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک اشارہ ہے کہ میرے اس پیارے نبی کر نبوت ملے گی کہیں تم لوگ جھٹلانا نہیں، ابھی صادق کہہ رہے ہو جھٹلانا نہیں، آسمان سے خبر آئے گی میرا پیارا نبی اس میں ہیر پھیر نہیں کرے گا۔ جو دنیا کے مال و متاع میں ہیر پھیر نہیں کرتا تو آسمان کی خبر میں بھی ہیر پھیر نہیں کرے گا، جو امانت دار ہے دنیا کے معاملات میں تو آسمان کی خبر میں بھی امانت دار ہے۔ تو نبی کریم ﷺ دیکھتے تھے کہ یہ مشرکین بڑی عجیب زندگی گزار رہے ہیں لیکن ان کو راستہ ہی نظر نہیں آ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف وہ کون سا راستہ ہے۔ آسمان کی طرف بار بار دیکھتے۔ اس آسمان کو کس نے اٹھایا، بغیر پلر کے کس نے اٹھایا؟ اس زمین کو کس نے ہموار کیا؟ یہ رات کو تارے چمکتے ہیں کس نے پیدا کیا؟ وہ کون سی ذات ہے؟ یہ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہے توحید ربوبیت انسان اپنی فطرت سے جانتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے تعلق کیسے بنائیں؟ اس ربّ ذوالجلال سے قربت کیسے حاصل کریں یعنی عبادت کیسے کریں؟ یہ پتہ نہیں تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الضحیٰ میں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَالضُّحٰى ﴿ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿ وَوَجَدَكَ ضَاۗلًّا فَهَدٰى ﴿ وَوَجَدَكَ عَاۗىِٕلًا فَاَغْنٰى﴾(الضحیٰ/1-8)

﴿ وَوَجَدَكَ ضَاۗلًّا فَهَدٰى﴾﴿ ضَاۗلًّا﴾ کا کیا مطلب ہے؟ گمراہ، عام ترجمہ گمراہ کا ہوتا ہے۔(کیا تمہیں راہ راست سے ہٹا ہوا نہیں دیکھا پھر تمہیں راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی)۔یہاں پر گمراہی کا لفظ جو ہے یہ وہ گمراہ نہیں نعوذ باللہ جو بدکاری والا گمراہ ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کبھی گمراہ نہ تھے۔کوئی شخص یہ نہ سمجھے تھے کہ گمراہ تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ یہ وہ گمراہی نہیں تھی جیسا کہ عام لفظ سے ظاہر ہے۔ گمراہ کا مطلب یہ تھا کہ تمہیں میری طرف راستہ نہیں مل رہا تھا میں نے تمہیں ہدایت نہیں دی؟ تو یہ اسی کی طرف اشارہ ہے کہ میرا پیارا نبی ﷺ بار بار آسمان کی طرف دیکھتے کوئی راستہ تو ہو گا، ربّ ذوالجلال ہیں آسمانوں میں پتہ نہیں کہاں پر ہیں، فطرت ہے یہ۔ لیکن طریقہ کیا ہے؟ چالیس سال دیکھیں یعنی جب سے سمجھ آئی چالیس سال کی عمر تک اسی طریقے سے اسی سوچ میں رہے اور ایک جگہ اپنے لیے متعین کر لی کہ میں وہاں پر جا کر اللہ تعالیٰ جو اس پوری کائنات کا ربّ ہے اس کے لیے میں ایک خالی وقت نکال لوں۔تو غار حرا کی طرف جاتے تھے اور وہاں پر وقت گزارتے تھے، تدبر کرتے تھے "یتحنث" جیسے صحیح بخاری میں ایک روایت میں آیا ہے"یتحنث" کا معنی ہے"یتعبد" عبادت کیسے کرتے ہیں پتہ نہیں تھا تو اس لیے کائنات پر نظر ڈال کر، زمین و آسمان پر تدبر کر کے۔ یہ بھی عبادت ہے کہ زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اس زمین کو ہموار کیسے کیا ہے؟ آپ کے منہ سے سبحان اللہ ضرور نکلے گا۔ آپ ﷺ مچھلیاں دیکھتے خوبصورت رنگ کی منہ سے سبحان اللہ ضرور نکلے گا، پرندے دیکھتے اڑتے ہوئے آسمانوں میں، انہیں کون رزق دیتا ہے؟ منہ سے سبحان اللہ ضرور نکلے گا۔ جو بھی آپ ایسی چیز دیکھیں جو آپ کی عقل کو حیران کر دیتی ہے تو آپ کے منہ سے سبحان اللہ نکلے گا، اللہ کا ذکر نکلے گا یہ ہی تو عبادت ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے جب نبی کریم ﷺ کی عمر چالیس سال ہوئی تو اپنے آسمان کے افضل ترین فرشتے کو بھیجا زمین کی اور آسمان کی افضل ترین مخلوق کی طرف نبی محمد ﷺ کی طرف۔ وحی لے کر گئے، جبریل π نبی رحمت کی طرف یہ وحی لے کر آئے ﴿اِقْرَاْ﴾(العلق/1) تو نبی رحمت ﷺ نے جواب میں فرمایا "مَا أَنَا بِقَارِئٍ " میں تو پڑھا لکھا ہوا نہیں میں کیا پڑھوں؟ ﴿ اِقْرَاْ ﴾

(پڑھو)دوسری مرتبہ نبی رحمت ﷺ نے پھر فرمایا بھئی میں تو پڑھا لکھا نہیں ہوں میں تو اُمی ہوں میں کیا پڑھوں، تیسری مرتبہ یوں کہا پھر فرمائی وہی بات کہ میں پڑھا لکھا نہیں ہوں میں تو اُمی ہوں۔ ”فضمم“ انسان کی شکل میں تھے، نبی رحمت ﷺ کو گلے سے لگایا اور گلے سے ملایا جوڑ کر اور یہ پڑھا جبریلπ نے ﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ (العلق / 1-5)(پڑھو اپنے ربّ کے نام سے جس نے پیدا کیا) ﴿ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴾(انسان کو پیدا کیا علق سے، جمے ہوئے خون کی بوٹی سے اس چیز سے جو لٹک جاتی ہے)علق کے مختلف تین معنی ہیں ابھی بیان کروں گا میں ۔﴿ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ Æ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ Ç عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴾تو نبی کریم ﷺ نے یہ پڑھا اور ڈر کی حالت بہت شدید تھی۔ پہلی مرتبہ یہ چیز دیکھی ہے اس سے پہلے کبھی وحی نازل نہیں ہوئی تھی اور وحی جب نازل ہوتی تھی تو نبی کریم ﷺ کا جسم مبارک شدید سردیوں میں کانپ اٹھتا اور پسینہ پسینہ ہو جاتا۔﴿اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴾(المزمل / 5)کہ وحی آسان نہیں ہے، یہ ثقیل قول ہے بھاری قول ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ تو نبی کریم ﷺ کا جسم مبارک بھی ہل جاتا، پسینہ پسینہ ہو جاتا شدید سردیوں میں بھی۔ آج قرآن مجید ہم پڑھتے ہیں ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی یہ ہی وحی ہے، یہ ہی قرآن اللہ کا کلام ہے، وہ زمانہ تھا کہ صحابہ کرام] پڑھتے تھے رونا شروع کر دیتے تھے۔ اس قرآن مجید نے ان کی زندگیوں کو تبدیل کیا تھا آج قرآن ہمارے درمیان بھی موجود ہے ہمارے پاس بھی ہے۔ ہماری زندگی تبدیل کیوں نہیں ہوتی؟ اس اللہ کے کلام کا، اللہ کی وحی ہمارے دلوں میں (نعوذباللہ) بعض لوگوں کے دلوں میں کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ جب تک اس اللہ کے کلام کی قدر و قیمت دلوں میں نہیں آئے گی، اسے پڑھا نہیں جائے گا تدبر کے ساتھ سمجھ کے ساتھ، زندگی نہیں تبدیل ہونے والی۔ صحابہ کرام] کی زندگی تبدیل تب ہوئی جب قرآن مجید کو پڑھا اس کو سمجھا۔ جب تک قرآن مجید موجود نہیں تھا تو وہ بھی صحرا میں جنگل میں رہتے تھے، اندھیرے اندھیرے میں اور گمراہی گمراہی میں رہتے تھے لیکن جب قرآن مجید نازل ہوا، اللہ تعالیٰ کی وحی نازل ہوئی اور انہوں نے سمجھنا شروع کیا تب ان لوگوں کی زندگی تبدیل ہوئی۔

﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾(پڑھو اپنے ربّ کے نام سے جس نے پیدا کیا)، سبحان اللہ۔ نبی کریم ﷺ کیا دیکھتے تھے؟ کہ اس کائنات کا خالق اللہ تعالیٰ ہے تو کیسے اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی رابطہ کوئی تعلق قائم ہو۔ تو سب سے پہلے جو

خبر تھی وہ کیا تھی؟ فعل امر ہے ﴿ اِقْرَاْ ﴾ یہ پہلی وحی ہے (پڑھو) یعنی علم حاصل کرو تو دین اسلام کی سب سے پہلی بنیاد ہے علم بغیر علم کے اس دین کا وجود ہے ہی نہیں۔ مسلمان جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو وہ اپنی شریعت کا عالم ہے میرے بھائیو، بنیادی علم اسے آنا چاہیے اور یہ اشارہ ہے کہ علم حاصل کرنا سب سے پہلا عمل ہے۔ توحید کو بغیر علم کے کیسے سمجھیں گے؟ تو علم ہو گا تو توحید بھی ہے میرے بھائیو تو اس لیے پہلا حکم توحید کا نہیں دیا ہے پہلا حکم علم کا دیا ہے تو یہ اُمیت بھی مٹ جائے گی اس علم سے۔ اگر چہ آپ ﷺ نبی اُمی ہیں پڑھے لکھے نہیں ہیں لیکن جب آپ پر اللہ تعالیٰ کی وحی نازل ہو گی، اللہ تعالیٰ کی وحی میں سارے کا سارا علم ہے۔ کوئی شخص جو اس دنیا اور آخرت کی کامیابی چاہتا ہے وہ اس علم میں موجود ہے۔ ﴿ اِقْرَاْ ﴾۔ کس کے نام سے پڑھوں؟ ﴿ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ﴾ (اپنے ربّ کے نام سے پڑھو)۔ تو جس نے پڑھنا ہے اس لیے شروع میں کیا کرتے ہیں؟ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ ہر کام کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ کیوں پڑھتے ہیں؟ یہ جو "ب" ہے ناں بسم اللہ کی "ب" ہے ﴿ بِاسْمِ رَبِّكَ ﴾ جیسے یہاں پر بھی "ب" ہے اس کے دو فائدے ہیں:

1۔ تبرک کے لیے۔

2۔ مدد طلب کرنے کے لیے۔

کہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہوئے اور برکت حاصل کرتے ہوئے پڑھو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے مدد بھی طلب کرو اور اللہ تعالیٰ کے نام میں ہی برکت ہے، پڑھو۔ تو آپ کی پڑھائی میں، آپ کے اس علم حاصل کرنے میں اتنی برکت ہو گی اللہ تعالیٰ کی مدد سے کہ مشرق سے مغرب تک توحید کا نور پھیل جائے گا اور وہی ہوا ﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ ﴾ اچھا، میرا ربّ کون ہے؟ ﴿ الَّذِيْ خَلَقَ ﴾ (جس نے پیدا کیا) سبحان اللہ۔ کس کو پیدا کیا؟ ﴿ خَلَقَ ﴾ پوری کائنات کو پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق نہیں ہے میرے بھائیو۔ جس نے یہ سمجھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ خلق کی طاقت اپنی کسی مخلوق کو دے دی ہے اس کو بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ خود خالق ہے، اپنے کسی پیارے کو اپنا حصہ نہیں عطا فرماتا۔ خلق اللہ تعالیٰ کا حق ہے اللہ تعالیٰ اپنا حق کسی کو عطا نہیں فرماتا، یہ اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کو پیدا کیا تو ہمیں بھی پیدا کیا کہ نہیں؟ ہمیں بھی پیدا کیا، انسان کو بھی پیدا کیا کیوں کہ یہ وحی انسان کے لیے ہے پوری خلق کے

لیے نہیں ہے، پوری مخلوق کے لیے نہیں ہے ﴿ الَّذِي خَلَقَ ﴾ اے انسان تو آگاہ ہو جا یہ تیرے لیے پیغام ہے، وحی نازل ہو رہی ہے یہ تیرے لیے ہے۔ اے انسان! تو مکلف ہے تو نے ہی شریعت کی تکلیف کو اٹھانا ہے اپنے کندھوں پر اور تو نے ہی اللہ تعالیٰ کی وحی کو پوری دنیا میں پہنچانا ہے یہ تمہارا کام ہے۔

﴿ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴾ (پیدا کیا انسان کو علق سے)۔ اب علق کیا ہے؟ عربی زبان میں علق خون کے لوتھڑے کو بھی کہتے ہیں۔ علق، علقہ لٹکی ہوئی چیز، اس کو بھی کہتے ہیں۔ تو scientist نے یہ دیکھا کہ لفظ علقہ جو استعمال ہوا ہے یہ درست نہیں لگتا تو Dr Keith Moore مشہور Embryologist ہیں۔ Embryologist کہتے ہیں جو ماں کے پیٹ کے اندر بچوں کے علم کے specialist ہیں Embryologist ان کو کہتے ہیں۔ یہ میڈیکل کی ایک فیلڈ ہے اور میڈیسن میں ہم نے دیکھا ہے کہ بہت مشکل stages ہوتی ہیں۔ بچے کی پیدائش کی جو وہاں پر books میں لکھا ہے بہت مشکل ہے۔ جب Zigot بنتا ہے باپ کے اور ماں کے پانی سے ایک خاص خلیہ بنتا ہے اور پھر وہی خلیہ اس میں آہستہ آہستہ cell تقسیم ہوتے ہیں پھر آہستہ آہستہ یہ بچہ پیدا ہوتا ہے بہت مشکل تقسیم ہے جو ہماری کتابوں میں میڈیکل کی کتابوں میں ہے۔ تو اس شخص نے دیکھا جب ان کے پاس ایک داعیہ گئے انہوں نے کہا کہ دیکھیں قرآن مجید میں تو یہ چودہ سو سال پہلے تھا ہم جانتے ہیں کہ بچے کے یہ یہ مرحلے ہیں ایسے ایسے پیدا ہوتا ہے تو وہ پریشان ہو گیا، اس نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ تو انہوں نے اسے قرآن مجید کی آیتیں پڑھ کر سنائیں، ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ تو انہیں یہ پتہ تھا کہ قرآن مجید واقعی اللہ تعالیٰ کلام ہے یہ جانتے تھے کہ اس میں تحریف نہیں ہے۔ وہ خود کرسچن ہے تو اسے بڑا تعجب ہوا جب اسے یہ پتہ چلا کہ یہ stages موجود ہیں تو لفظ علقہ پر اس نے ایک ریسرچ کی۔ اس نے بتایا کہ علقہ جو ہے جو چیز لٹکی ہوئی ہو اور خون کے لوتھڑے کو کہتے ہیں۔ تو اس نے کیا کیا کہ microscope میں دیکھا بچے کے خلیے کو جب علقہ کی stage میں ہوتا ہے۔ تو پہلے چالیس دن بچہ علقہ ہوتا ہے جیسے صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے ہمارے میڈیسن میں بھی یہ ہی چیز ہے۔ بہر حال، تو اس نے جب microscope میں دیکھا تو دیکھا کہ جو علقہ کی stage ہوتی ہے واقعی ماں کے رحم کے ساتھ لٹکا ہوا ہے یہ علقہ کا stages اور سارا خون ہی خون ہے، لٹکا ہوا خون کا

لو تھڑا۔ قرآن مجید کا جو explanation تھا یعنی جو قرآن مجید کی وضاحت تھی ایک ہی ایک ہی لفظ میں یعنی میڈیسن کی بہت ساری چیزوں کو ایک ہی لفظ میں بیان کر دیا۔ تو وہ بڑا پریشان ہوا۔ تو اس نے کہا کہ اچھا یہ لفظ علقہ جو ہے ایک Medicinal leeche ہوتی ہے۔ یہ جانتے ہیں؟ جو خون چوستی ہے۔ کیڑے نما ایک چیز ہوتی ہے آپ نے دیکھا ہو گا تو Medicinal leeche ہے یہ اس کو استعمال کرتے ہیں بیماریوں کے لیے۔ اس کو لگا دیتے ہیں اس کے باریک دانت ہوتے ہیں، تقریباً تین سو (300) کے قریب دانت ہوتے ہیں نظر نہیں آتے باریک باریک اور اس کے منہ کے اندر local anesthesia ہوتا ہے وہ پہلے وہ anesthesia نکالتا ہے اپنے منہ سے پھر جب وہ bite کرتا ہے خون چوستا ہے تو درد محسوس نہیں ہوتا اور اس سے جو بھی خون ہوتا ہے وہ چوس لیتا ہے اور خون صاف ہو جاتا ہے۔ میڈیکل میں کسی زمانے میں اس کو کافی استعمال کرتے تھے آج کل بھی اس کو کافی استعمال کیا جاتا ہے اسے Medicinal leeche کہتے ہیں، عربی میں علق طبی کہتے ہیں، علق، وہ لٹک جاتا ہے جسم کو پکڑ کر لٹک جاتا ہے تو اس نے اس پر بھی research کی اور دیکھا بڑا تعجب ہوا، اس نے کہا کہ جو قرآن مجید کا لفظ ہے وہ سو فیصد صحیح ہے۔ جیسے یہ کیڑا leechel پکڑ لیتی ہے جلد کو اور لٹک جاتی ہے اور خون ہی بن جاتی ہے، صرف خون چوستی ہے خون ہی بن جاتی ہے سارا تو اس نے دیکھا کہ بچہ بھی ماں کے پیٹ کے اندر یہ ہی کچھ کرتا ہے۔ اس کے خون نالیاں ہیں، منہ سے تو نہیں کرتا وہ لیکن یہ جو خون کی نالیاں اس کے اندر جارہی ہیں اسی طریقے سے خون ہی ہے سارا خون سے بھرا ہوا ہے سارا، سبحان اللہ۔ نبی رحمت ﷺ پر پہلی وحی نازل ہو رہی ہے جس کا آج کے پروفیسر کو اس کا علم نہیں۔ پہلی وحی ہے "مَا أَنَا بِقَارِئٍ" میں پڑھا لکھا ہوا نہیں ہوں لیکن جو پہلی وحی نازل ہو رہی ہے اس کے اندر میڈیکل کی باریک بینیاں موجود ہیں ﴿ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴾ (انسان کو پیدا کیا اس خون کے لوتھڑے سے جو لٹکا ہوا ہے) تا کہ یہ انسان کو پتہ چلے کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟ اے انسان، تو گردن ایسے تان کر چلتا ہے ناں 45 کے angle پر چلتا ہے یہ انسان فخر سے۔ تمہیں پتہ ہے کہ تم پیدا کیسے ہوئے ہو جانتے ہو تم؟ اسی کیڑے کو دیکھو جب جسم سے لگتا ہے تو تمہیں کیسی کراہت آتی ہے۔ یہ کیڑا تو گر کر خود اپنی زندگی گزارتا ہے تم تو اپنی زندگی بھی نہیں گزار سکتے الگ ہو جاؤ گے تو مر جاؤ گے۔ تو تمہاری یہ حقیقت ہے کہ تم خون کا لوتھڑا تھے اور اپنی ماں کی قدر جانو جس کا خون تم چوس چوس کر ماں کے پیٹ کے اندر تم نے زندگی گزاری ہے، تو تمہاری تو یہ حقیقت ہے، خون کا لوتھڑا ہو تم تمہاری حقیقت یہ ہے۔ ﴿ اِقْرَأْ

﴿وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ﴾(کہو تمہارا ربّ بہت کریم ہے،بہت کرم کرنے والا ہے) پڑھ کر تو دیکھو،علم حاصل کر کے تو دیکھو، دیکھو راستہ کیسے آسان ہوتا ہے۔ جو علم حاصل نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ بہت مشکل کام ہے ہم کیسے علم حاصل کریں تو ان کے لیے تو دروازے بند ہیں۔ کیوں بھول جاتے ہیں کہ ان کا ربّ اتنا کریم ہے،اتنا عظیم ہے،اتنا رحیم ہے کہ کوئی شخص اگر اس کے ایک بالشت قریب آتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فٹ قریب ہوتا ہے،یہ تو وہ ربّ ذوالجلال ہے سبحانہ وتعالیٰ،ایک بالشت اور ایک گز جو چل کر آتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے قریب دوڑ کر آتا ہے۔ علم حاصل کرو تمہارا ربّ بڑا کریم ہے جان لو اپنے ربّ کو۔ تو پہلی پہلی وحی میں اللہ تعالیٰ ربّ ہے خالق ہے،مالک ہے،رازق ہے،مشکل کشا ہے اور حاجت روا ہے، پیدا بھی اس نے کیا ہے۔ انسان کا ربّ بھی ہے انسان کا ربّ کوئی اور نہیں ہے، انسان کی پیدائش کی حقیقت یہ ہے۔ وہ کریم ہے، تمہارا ربّ ہے کریم ہے۔﴿الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ﴾(جس نے قلم سے انسان کو علم دیا)۔ پہلے تو پڑھنا تھا لکھنا تو نہیں تھا ناں۔ قلم کہاں تھا؟ ﴿اِقْرَأْ﴾ انسان تو ویسے پڑھ سکتا ہے جب قلم کی بات آئی تو پڑھنا بھی ہے اور لکھنا بھی ہے۔ صرف جو پڑھنا ہوتا ہے وہ بہت بُرا ہوتا ہے تو انسان کو جو علم دیا وہ پڑھنے کا علم بھی دیا اور لکھنے کا علم بھی دیا اور یہاں پر لکھنے کی بھی اہمیت بیان کی جا رہی ہے۔ اے پڑھنے جو پڑھ سکتے اگر لکھنا بھی تم جان لو تو کتنی اچھی بات ہے۔﴿عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾(انسان کو وہ علم دیا جو کبھی وہ جانتا بھی نہیں تھا)۔ نہیں جانتا تھا انسان کہ علق کیا ہوتا ہے۔ یہ تو جب کمپیوٹر بنے اور microscope بنے، microscope میں پھر جو special sides تیار ہوئیں اور special power بنی پھر جا کر دیکھا کہ علقہ کیا ہوتا ہے۔ جب تک یہ چیز نہیں تھی تو علم بھی نہیں تھا یہ دنیاوی چیزیں آئیں تو علم بھی ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ علم ﴿عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ ہم نہیں جانتے کہ یہ پنکھا بجلی سے چلتا ہے۔ یہ علم کہاں سے آیا؟ بجلی کو کس نے پیدا کیا؟ بجلی کو پیدا کرنے والی چیزوں کو کس نے پیدا کیا؟ ہمیں کس نے پیدا کیا؟ اس پوری کائنات کو کس نے پیدا کیا؟ یہ علم جو آج دنیا میں موجود ہے یہ علم کہاں سے آیا؟ اللہ تعالیٰ نے اس پوری کائنات میں اتنی چیزیں کیوں پیدا کیں؟ یہ جو ہم دیکھتے ہیں یہ تو وہ دنیا ہے جو ہمیں نظر آتی ہے اس سے زیادہ کہیں اور بھی دنیا ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی۔ اتنی بڑی کائنات کو پیدا کیوں کیا؟ چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک کیوں پیدا کیا؟ انسان سیکھے علم حاصل کرے۔ چیونٹی سے علم حاصل کرو کہ جماعت میں کیسے رہنا ہے گروپ میں کیسے رہنا ہے

ایک دوسرے کے لیے بھائی چارگی کیا ہوتی ہے یہ اس چیونٹی سے سیکھو۔ علم ہے کہ نہیں؟ علم ہے اور جہاں پر برداشت کا وقت آئے شدت کا وقت آئے تو ہاتھی کو دیکھو ہاتھی کیسے کرتا ہے اس سے سیکھو۔ جب مصیبت آن پڑتی ہے اگر تم میدان جنگ میں ہو، جہاد میں ہو پھر بزدل نہ بنو اللہ تعالیٰ نے تمہیں طاقت عطا فرمائی ہے اس طاقت کا استعمال کرو۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان ساری چیزوں کو پیدا کیا ہے اس انسان کے لیے کہ تم ان چیزوں سے علم حاصل کرو۔ دنیا گزارنی ہے تو یہ چیزیں تمہارے لیے ہیں اور آخرت کا علم وہ اس وحی کے ذریعے تمہیں ملے گا۔ دنیا اور آخرت کو بہتر کرنے کے لیے وحی کا علم تو آتا رہے گا جب تک نبی کریم ﷺ زندہ تھے جب نبی کریم ﷺ وفات پاچکے تو آخرت اور دنیا کو بہتر کرنے والا علم جو تھا وحی جو تھی، شریعت جو تھی وہ بند ہوگئی۔ شریعت وہی ہے جو آج قرآن اور صحیح حدیث میں موجود ہے وہی شریعت ہے اس کے علاوہ وحی کا دروازہ بند ہوگیا لیکن باقی جو دنیاوی مسائل میں ہم علم حاصل کر رہے ہیں وہ دروازہ کھلا ہے۔ کوئی کے جی پڑھ رہا ہے، کوئی پرائمری میں ہے، کوئی پی ایچ ڈی کر رہا ہے تو یہ تو آپ کرتے رہیں یہ علم حاصل کرتے رہیں لیکن یاد رکھیں جو بھی علم حاصل کریں اس کو اس دین کی خدمت پر صرف کرنے کے حاصل کریں۔ جو علم اس دین کے لیے نہیں ہوتا صرف دنیا کی حاجت کے لیے ہوتا ہے نہ اس میں برکت ہے اور نہ اس میں مدد ہے ﴿ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ﴾ یعنی جو بھی علم حاصل کرنا ہے اپنے ربّ کو نہ بھلانا، اپنے ربّ کی مدد حاصل کرنا جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اگر پیدا کرنا اس کے لیے آسان ہے تو جو تم علم حاصل کر رہے ہو تو وہ بھی تمہارے لیے آسان کرنا زیادہ آسان ہے اس کے لیے اور برکت بھی اسی وقت ہوگی تمہارے علم میں جو تم حاصل کر رہے ہو جب تمہاری نیت یہ ہوگی کہ میں دنیا کا علم حاصل کر رہا ہوں اس دین کی خدمت کے لیے۔ تو نبوت ملی ﴿ اِقْرَاْ ﴾ سے۔

اچھا، ﴿ اِقْرَاْ ﴾ کے لفظ میں یہاں پر کوئی توحید یا شرک کا کوئی اشارہ ہے اس آیت میں جو میں نے پڑھی ہے ابھی؟ کوئی توحید کا ذکر ہے؟ عبادت کا ذکر ہے اس میں؟ عبادت کا ذکر نہیں ہے، کوئی شرک کا ذکر، کچھ بھی نہیں ہے۔ تو یہ وحی ہے اور شیخ صاحب نے فرمایا کہ یہ نبوت ملی ہے ﴿ اِقْرَاْ ﴾ سے۔ اچھا، رسالت کیسے ملی؟ "وارسل بالمدثر" (اور

رسالت ملی سورۃ المدثر سے)یعنی جب سورہ المدثر نہیں اتری تب رسول نہیں تھے تب صرف نبی تھے اور رسالت کا آغاز ہوا جب سورۃ المدثر نازل ہوئی۔

نبی رحمت ﷺ پر جب پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی تو کافی پریشان ہوئے اور گھر کی طرف گئے اور اُمنا خدیجہ p گھر میں تھیں تو نبی کریم ﷺ نے جا کر یہ فرمایا "زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي" مجھ پر کپڑا ڈالو۔ کافی پریشانی کی حالت تھی، اُمنا خدیجہ p ان کے پاس گئیں اور حکمت سے اور پیار سے پوچھا کہ کیا مسئلہ ہوا؟ تو نبی کریم ﷺ نے پورا قصہ بیان کیا کہ ایسے ہوا۔ تو انہوں نے بڑے پیارے انداز میں (یہ حکیم بیوی ہوتی ہے) انہوں نے کہا (یا رسول اللہ ﷺ) آپ پریشان نہ ہوں، آپ نے کبھی ایسا کام نہیں کیا جس پر آپ کو پریشانی لاحق ہو۔ ہمیشہ آپ نے غریبوں کی مدد کی ہے، ہمیشہ آپ نے رشتہ جوڑا ہے، ہمیشہ آپ نے سچ بات کہی ہے، تو آپ کو پریشانی کس چیز کی ہے؟ یعنی کوئی غلط کام نہیں کیا تو اچھے کام کا بدلہ بُرا کبھی نہیں ہوتا یاد رکھیں، پریشان تو ان کو ہونا چاہیے جو بُرے کام کرتے ہیں یہ جو چیز آپ نے دیکھی ہے اس میں خیر ہوگی۔ کیوں کہ ان کے پاس علم نہیں تھا تو کس کی طرف گئیں؟ ورقہ بن نوفل، ان کا کزن تھا جو عربی تھا لیکن عیسائی بن چکا تھا۔ نبوت تو تھی نہیں، ان کو جو چیز اچھی لگی وہ عیسائیوں کے لیے وحی تو تھی کچھ دین تو بچا ہوا تھا، جزیرہ عرب میں تو سب بت پرستی تھی تو اس نے یہ سمجھا کہ وہ دین حق ہے۔ بہر حال تو جب اُمنا خدیجہ p وہاں پر گئیں اور خبر دی کہ اس اس طریقے سے انہوں نے دیکھا اور نبی کریم ﷺ سے خود براہ راست بات کروائی کہ آپ خود بات کر کے دیکھیں۔ یہ بھی حکمت ہے کہ آپ اگر کوئی مسئلہ پوچھنا چاہتے ہیں تو اس شخص کو ساتھ لے کر جائیں جو خود بات کر سکے کیوں کہ وہ خود جو بیان کرے گا آپ نہیں بیان کر سکتے۔ تو نبی کریم ﷺ نے جب قصہ بیان کیا تو ورقہ بن نوفل، ہم کہیں گے τ کیوں کہ ان کا شمار بھی صحابہ میں ہو گیا ہے کیوں کہ انہوں نے تمنا کی تھی۔ تمنا کیا کی تھی انہوں نے؟ ورقہ بن نوفل فرماتے ہیں جو آپ پر اتری یہ وہی ناموس ہے جو موسیٰ π پر اترا یعنی جبریل π یہ اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہے جو وحی نازل کر کے آتا ہے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نبوت عطا فرما رہے ہیں، جب یہ نبوت آپ کو مل جائے اور رسالت آپ کو مل جائے تو تمہاری قوم تم سے جھگڑا کرے گی، کاش میں زندہ ہوتا دیکھیں، کاش میں زندہ ہوتا اس وقت جب آپ کی قوم آپ سے جھگڑتی تو میں آپ کی مدد کرتا۔ لیکن اس سے پہلے وفات ہو گئی ان کی۔ تو نبی کریم ﷺ نے یہ سوال کیا کہ کیا میری قوم مجھ سے جھگڑا کرے گی؟ فرمایا جی ہاں، یہ وہ راستہ ہے جس میں مشقتیں

ضرور ہیں، یہ محنت کا راستہ ہے اس میں تکلیفیں ہیں اگر چہ تو اللہ تعالیٰ کا پیارا نبی ہے ﷺ لیکن یہ راستہ آسان نہیں ہے۔ کیوں؟ کیوں کہ اگر آپ کسی کو کہتے ہیں کہ جی آپ اچھا کر رہے ہیں، کرتے رہیں کرتے رہیں تو کون جھگڑے گا آپ سے لیکن آپ ہر ہر بات پر یہ کہیں کہ یہ غلط ہے، آپ کہیں کہ یہ بھی غلط ہے وہ بھی غلط ہے، وہ بھی غلط ہے پھر آپ کی بات کون سنے گا۔ وہ کہے گا کہ بھئی صرف آپ کی سنتے رہیں کسی اور کی نہ سنیں۔ زندگی گزارنے کا یہ ہی طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیان کیا ہے، یہ غلطی ہے تو یہ غلطی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے، یہ غلطی ہے، جی ہاں اس کی دلیل یہ ہے۔ جب دلیل موجود ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہو رہی ہے پھر تو دو راستے ہیں یا تو اپنے آپ کو تبدیل کر کے وحی کا راستہ اختیار کر لیں جو صراط مستقیم ہے یا وحی کے راستے کو چھوڑ کر اپنی من مانی کے راستے پر چلیں یہ صراط الجہم ہے آپ کی مرضی ہے۔ اب دو راستے ہیں تیسرا راستہ ہے ہی نہیں۔ جب نبی آجاتا ہے اور وحی نازل ہو جاتی ہے جب شریعت کا نور توحید و سنت کا نور آجاتا ہے پھر نور اور اندھیرا اکٹھا نہیں رہ سکتا۔ کبھی دیکھا ہے آپ نے کہ ایک ہی وقت میں نور، روشنی اور اندھیرا اکٹھے ہوں؟ ہم کمرے میں بیٹھے ہیں اور لائٹ جل رہی ہے، اندھیرا ہے؟ اس کو بند کر دیں تو اندھیرا ہو جائے گا کہ نہیں؟ کبھی آپ نے دیکھا ہے روشنی اور اندھیرا ایک وقت میں؟ کبھی نہیں ہو سکتا۔ تو جس نے اس نور کو وحی کے نور کو اپنایا اللہ تعالیٰ نے انہیں سرفراز کر دیا، وہ کامیاب ہو گیا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور جس نے اس نور کو چھوڑ دیا اس راستے کو چھوڑ دیا وہ گمراہ ہوئے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ سیدنا بلال ؓ حبشی تھے عبد تھے اس راستے پر چلے سرفراز ہوئے کامیاب ہوئے، دنیا میں بھی سید ہیں اور آخرت میں بھی سردار ہیں۔ اور ابو لہب اور ابو جہل سردار تھے اس راستے کو چھوڑا اس دنیا میں بھی خوار ہوئے اور آخرت میں بھی خوار ہوئے ﴿ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ﴾ (المسد/1) آج بھی وہی راستہ موجود ہے، جو اس پر چلنا چاہتا ہے واضح ہے، دنیا میں بھی کامیابی ہے اور آخرت میں بھی کامیابی ہے جو اس کو چھوڑنا چاہتا ہے اس کی مرضی ہے دنیا میں بھی خواری ہے اور آخرت میں خواری ہے۔

تو نبی رحمت ﷺ پہلے تو پریشان رہے پھر جب وحی نازل ہوئی اور پھر وحی کچھ وقت کے لیے منقطع ہو گئی تو نبی کریم ﷺ بہت پریشان ہوئے کیوں کہ جب وحی نازل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو ایک راستہ بن گیا ناں جس راستے کی تلاش تھی کہ میرے ربّ کی طرف سے میرے ربّ کا پیغمبر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام مجھے آکر پہنچاتا ہے تو

جب وحی منقطع ہوگئی تو نبی کریم ﷺ کافی پریشان ہوئے پھر کچھ عرصے کے بعد جب وحی دوبارہ نازل ہوئی وہ ﴿ يَآيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴾ (المدثر/1) یہاں پر رسالت ہے۔ نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟ جیسا کہ یہاں پر بیان ہوا ہے کہ نبی وہ ہے جس پر وحی نازل ہوتی ہے اور رسول وہ ہے جس پر وحی نازل نہیں ہوتی اور حکم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچاؤ۔ یہ عام concept ہے جو اکثر بیان ہوتا ہے اور اکثر لوگوں میں یہ بات مشہور ہے۔ یہ بات اپنی جگہ پر درست ہے لیکن اس سے جو اچھی بات ہے وہ یہ ہے کہ نبی ہمیشہ مومنوں کی طرف بھیجا جاتا ہے اور رسول ہمیشہ مشرکوں کی طرف بھیجا جاتا ہے۔ جب شرک ہوتا ہے تو رسول ضرور ہوتا ہے پیغام ہوتا ہے اور پیغام میں توحید ضرور ہوتی ہے۔ تو مشرکین عرب میں شرک تھا کہ نہیں؟ شرک تھا یعنی ہر رسول تو نبی ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں ہے۔ بات سمجھ آئی کہ نہیں؟ ہر نبی رسول نہیں ہے لیکن ہر رسول نبی ضرور ہے تو پہلے نبوت ضروری ہے، پہلے ایک راستہ تو بنے۔ جبریل π آئے نبوت ملی اور وحی نازل ہوئی۔ پہلی پہلی مرتبہ یہ حکم نہیں ہوا کہ جاکر آگاہ کرو مشرکوں کو۔ پہلے ذرا خود کو پتہ تو چلے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آسانی تو ہے۔ بشر ہیں نبی کریم ﷺ، انسان ہیں بشر ہیں اسی لیے پریشان ہوئے، اسی لیے تکلیف ہوئی، اسی لیے چادر اوڑھ کر سوتے رہے اسی لیے جب وحی نازل ہوتی ہے تو پسینہ پسینہ ہو جاتے ہیں اور جسم میں کپکپاہٹ ہو جاتی ہے، بشر ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس دین کو فطرت کے ترازو پر تول نازل فرمایا ہے، فطرت سے باہر نہیں ہے میرے بھائیو یہ دین۔ جو بشر بوجھ اٹھا سکتے ہیں وہی دین ہے اس سے زیادہ بالکل ہے ہی نہیں۔ زیادہ ہوتا تو پھر جنت اور دوزخ کا فائدہ کیا ہوتا۔ بھئی ایک چیز بوجھ آپ پر زیادہ ڈالا جارہا ہے پھر جہنم کس چیز کی؟ جب بوجھ ہے ہی نہیں، آپ کو اتنی تکلیف دی گئی جتنی آپ اٹھا سکتے ہیں اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی نہیں۔ آپ تھوڑا سا غور کریں کہ حج پوری زندگی میں کتنی مرتبہ فرض ہے؟ ایک مرتبہ۔ اگر دس مرتبہ ہوتا تو مشکل نہیں تھا؟ اگر ہر سال ہوتا تو کتنا مشکل ہوتا۔ کوئی کر سکتا ہے؟ پھر تو بوجھ زیادہ تھا کہ نہیں؟ پوری عمر میں ایک مرتبہ وہ بھی کس کے لیے؟ استطاعت، یعنی پہلے سے آسانی ہے اس کے اوپر اور بھی آسانی ہوگئی کہ مستطیع ہے تو ٹھیک ہے نہیں ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ پورے سال میں روزے کتنے مہینے میں فرض ہیں؟ بارہ مہینے یا ایک مہینہ؟ آسان ہے مشکل ہے؟ زیادہ تکلیف ہے؟ پورے دن میں نمازیں؟ پانچ نمازیں ہیں۔ چوبیس (24) گھنٹوں میں کتنے لگتے ہیں پانچ نمازوں کے؟ ایک گھنٹے سے زیادہ لگتا ہے؟ 23 گھنٹے آپ کے اور ایک گھنٹہ اپنے ربّ کے لیے۔ کیا وہ مشکل ہے؟ تو یہ

فطرت کا دین ہے۔ تو نبی کریم ﷺ پر جب اللہ تعالیٰ نے جب رسالت اور پیغام کا حکم دیا، اب دیکھیں یہاں پر کہ توحید کا ذکر اور شرک کا ذکر ہے اس لیے شیخ صاحب نے فرمایا کہ نبوت ملی ﴿ اِقْرَأْ ﴾ سے اور رسالت ملی مدثر سے ﴿الْمُدَّثِّرْ﴾ سے۔

﴿يَآ أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴾ ﴿قُمْ فَأَنْذِرْ ﴾ ﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴾ ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴾ ﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴾ ﴿وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴾ ﴿وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴾ (المدثر / 1-7) اس میں یہ دیکھیں کہ سورۃ المدثر میں ﴿ قُمْ فَأَنْذِرْ ﴾ (اٹھو آگاہ کرو) کس چیز کا آگاہ کریں؟ آگاہ کس چیز سے کیا جاتا؟ جو سب سے بڑی بُرائی تھی اس وقت اس سے لوگوں کو آگاہ کرو۔ کیا تھی؟ شرک تھا، اس شرک سے آگاہ کرو، اس کی وضاحت آگے آرہی ہے۔ ﴿يَآ أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴾ ﴿قُمْ فَأَنْذِرْ ﴾ ﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴾ ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴾ ﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴾ اور رُجز گندگی کو کہتے ہیں۔ سب سے بڑی گندگی اس زمانے میں کیا تھی؟ شرک تھا۔ شرک کو چھوڑو اور ہجر کرو اور لوگوں کو بھی آگاہ کرو کہ یہ گندگی ہے اس سے بچو۔ تو یہاں پر رسالت ملی سورۃ المدثر میں۔

"وبلدہ مکة" نبی کریم ﷺ کا گھر ان کا شہر مکہ ہے یعنی پیدائش مکہ میں ہوئی نبی کریم ﷺ کی۔ اور اس کو جاننے کی کیا اہمیت ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں پیدا ہوئے؟ کیا اہمیت ہے اس کی؟ کوئی جانتا ہے؟ پورا جزیرہ عرب شرک کا مرکز تھا اور مکہ میں عرب کے بدترین لوگ رہتے تھے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ بت پرستی میں، بدکاریوں میں، کوئی شک نہیں ہے لیکن یہاں پر مکہ کا ذکر شیخ صاحب نے کیا کہ نبی کریم ﷺ مکہ پیدا ہوئے اور مکہ سے ان کو محبت تھی جیسا آگے بیان ہوگا اور مکہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اس میں حرم ہے، حرم کی حدیں ہیں اور یہ جو حرم کی حدیں ہیں آپ وہاں پر چڑیا کا شکار بھی نہیں کر سکتے، کسی پرندے کا شکار نہیں کر سکتے، جو درخت خود اُگتے ہیں آپ ان کو بھی نہیں کاٹ سکتے یہ اللہ تعالیٰ کے گھر کی حرمت ہے۔ تو جان لو کہ اس مکہ شہر میں جو رہتے ہیں ان کو جاننا چاہیے کہ اس گھر کی حرمت ہے انہیں آگاہ رہنا چاہیے اور جو باہر سے آتے ہیں وہ بھی جان لیں کہ جس جگہ اللہ تعالیٰ کا گھر موجود ہے اور اللہ تعالیٰ کا پیارا نبی ﷺ موجود ہے وہ جگہ حرمت والے ہے اس جگہ کی کوئی قدر و قیمت ہے۔ اکثر لوگ اس چیز سے غافل ہیں کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ مکہ کی دیکھی ہے کوئی قدر و قیمت؟ یعنی جو وہاں پر برائی کرنا چاہتے ہیں کرتے ہیں اور پتہ ہی نہیں ہوتا ان کو، کتنے تعجب کی بات ہے میرے بھائی۔

سیدنا عبداللہ بن عمر() جب حج کرتے تو دو خیمے لگاتے۔ایک مکہ کی حدود میں یعنی منیٰ میں اور ایک حدو سے باہر۔جب کوئی غلام غلطی کرتا تو سزا دینا چاہتے تو مکہ کی حدود سے باہر جا کر اس خیمے میں جا کر سزا دیتے۔بھئی حق ہے غلام کو بیٹے کو سزا دینا جو غلطی کرتا ہے حق ہے ظلم نہیں ہے لیکن وہ ڈرتے تھے کہ کہیں ظلم ہو جائے اس حرم کی حدود کے اندر کہیں ظلم نہ ہو جائے مجھ سے، یہ تقویٰ تھا، سبحان اللہ۔آج حرم کی حدود کے نشان لگے ہوئے ہیں کہ حدود حرم شروع ہو رہی ہے، غیبت، نمیمت، گالی گلوچ، قتل و غارت، چوری ڈکیتی کچھ بھی چاہتے ہیں وہاں پر لوگ کر دیتے ہیں۔ارے ، آپ کا ضمیر کہاں گیا؟اس حدود حرم کا مطلب کیا ہے؟ یہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کا گھر شروع ہو رہا ہے یہ حدود حرم اس کا نام حرام ہے کچھ ایسے عمل ہیں جو آپ نے نہیں کرنے، کچھ ایسے عمل جو آپ پر حلال تھے وہ حرام ہو گئے آپ پر، وہ نہیں کرنے آپ نے۔شکار نہیں کرنا، قتل و غارت تو دور کی بات ہے شکار بھی نہیں کرنا اور ہم یہ سنتے ہیں کہ کچھ لوگ وہاں پر بم بلاسٹ کرنا چاہتے تھے، ایک گروہ پکڑا گیا۔بھئی کیا ہے؟ جب ہم یہاں پر بم بلاسٹ کریں گے تو گورنمنٹ پر دباؤ ہو گا اور یہ حکومت ٹوٹ جائے گی، سبحان اللہ۔یہ کون سی منطق ہے؟ تمہیں جگہ بھی یہ ہی ملی؟ اللہ تعالیٰ کا گھر ملا؟ یہ حرام جگہ ملی؟ سبحان اللہ۔جہاں پر چڑیا کا شکار نہیں ہو سکتا، آپ کے بم بلاسٹ سے حاجی لوگ مرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے مہمان مرتے ہیں۔کبھی آپ نے سوچا ہے؟ یہ کون سا اسلام ہے یعنی یہ منطق کہاں کی ہے؟ ہندو جو ہندو ہیں ناں واللہ وہ بھی اپنے جو ان کے میلے ہوتے ہیں ناں دینی میلے وہ وہاں پر بھی یہ کام نہیں کرتے انہیں یہ پتہ ہے کہ یہ بت ہے ناں یہ سزا دیتا ہے، سبحان اللہ۔تو ربّ ذوالجلال القہار الجبار العظیم الشدید ذو القوۃ المتین العزیز الجبار اس کا ڈر نہیں ہے دلوں میں؟ سبحان اللہ۔

"بعثه الله بالنذارة"(اللہ تعالیٰ نے بھیجا"بالنذارة" آگاہ کرنے کے لیے)"بالنذارة عن الشرك" کس چیز سے آگاہی؟(شرک سے آگاہی)"ويدعو إلى التوحيد"(اور دعوت دیتے ہیں توحید کی طرف)"والدليل" اور اس چیز کی دلیل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شرک سے آگاہ کرنے کے لیے بھیجا اور توحید کی دعوت کے لیے بھیجا ؟"والدليل قوله تعالى" اور اس کی دلیل یہ ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآ يُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾(اے کپڑا اوڑھ کر سونے والے) ﴿قُمْ فَاَنْذِرْ﴾(اُٹھو، آگاہ کرو) ﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾(اور اپنے ربّ کی بڑائی بیان کرو) ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾(اور اپنے کپڑوں کو پاک کرو) ﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾(اور گندگی سے دور ہو جاؤ)۔ ہجر کہتے ہیں دور ہونے کو۔ ﴿وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ﴾(اور منت کی زیادتی نہ کرو) ﴿وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ﴾(اور اپنے ربّ کے لیے صبر کرو)

جتنی مشکلیں آئیں گی ابھی اُٹھیں ہیں شرک سے آگاہ کرنے کے لیے اگرچہ یہ دعوت ابھی سرِی ہے۔ توحید لوگوں تک پہنچانی ہے ناں، شرک سے آگاہ کرنا ہے۔ تو مکی زندگی میں جو پہلا مرحلہ تھا وہ تھا سراً چھپ کر، تین سال چھپ کر دعوت دینی تھی تیرہ (13) سال میں سے لیکن پھر بھی لوگ آئیں گے اور آپ کے خلاف بات کریں گے، آپ سے جنگ کرنے کی کوشش کریں گے، آپ کو تکلیف دینے کی کوشش کریں گے۔ آپ نے کیا کرنا ہے؟ ﴿وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ﴾ صبر کرنا ہے (کس کے لیے؟) اپنے ربّ کے لیے۔ اس لیے یہ سب کے لیے پیغام ہے جو بھی دعوت کا کام کرتا ہے جو بھی صراط مستقیم پر چلتا ہے یہ اس کے لیے پیغام ہے کہ اگر آپ کا ایک ایک قدم اللہ تعالیٰ کے لیے ہے تو آپ کو صبر بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کرنا ہے جتنی مشکلیں ہیں مشقتیں ہیں یہ سب دور ہو جائیں گی لیکن صبر ضرور کرنا ہے۔

شیخ صاحب آگے فرماتے ہیں، و معنى ﴿ قُمْ فَاَنْذِرْ﴾۔ اور اس کا معنیٰ کیا ہے ﴿ قُمْ فَاَنْذِرْ﴾؟ (اٹھو اور آگاہ کرو)۔ "ينذر عن الشرك" (آگاہ کرتا ہے شرک سے) "ويدعو إلى التوحيد" (اور توحید کی طرف دعوت دیتا ہے)۔ ﴿ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾ (اور اپنے ربّ کی بڑائی بیان کرو) یعنی "عظمه بالتوحيد" یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی بیان کرو تعظیم کرو توحید سے یعنی اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہی توحید میں ہے اور توحید میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ تعظیم کرنی ہے تو وہ توحید پر عمل کرے گا سمجھے گا جس کو توحید کا پتہ ہی نہیں ہے تو اس نے اپنے ربّ کی قدر نہیں جانی اور اللہ تعالیٰ کی قدر، اللہ تعالیٰ کی عظمت اس توحید میں ہے۔ ﴿ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ اور ﴿ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ کا مطلب ہے "أي، طهر أعمالك عن الشرك" یعنی صرف کپڑے ہی نہیں (ثیاب کپڑوں کو کہتے ہیں) کپڑوں کو تو آپ نے پاک کر دیا لیکن دل کو پاک نہیں کیا شرک سے، جسم کو پاک نہیں کیا گندگی سے تو کپڑوں کو پاک کرنے کا کیا فائدہ ہے۔ تو یہ شیخ صاحب فرماتے ہیں "أي، طهر أعمالك" کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اعمال کو پاک کر

دو شرک سے، آپ کے عمل میں توحید ہی توحید ہو۔ آپ کے عمل میں کبھی شرک اگر گھس گیا تو سارا کا سارا عمل اکارت ہو گیا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے آگے فرمایا ہے سورۃ الزمر میں:

﴿لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾ (الزمر/65)

(اے میرے پیارے نبی ﷺ! اگر تو بھی شرک کرلے تو تیرے سارے کے سارے عمل اکارت ہو جائیں)

﴿ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ "الرجز: الأصنام" رُجز گندگی کو بھی کہتے ہیں اور یہاں پر شیخ صاحب نے فرمایا ہے کہ "الرجز: الأصنام" یعنی بتوں، وثن جو ہے۔ "وھجرھا ترکھا، والبراءة" اور ہجر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو چھوڑ دینا اور ان کے پجاریوں کو بھی چھوڑ دینا ان سے لاتعلقی کا اعلان کر دینا۔ "والبراءة منھا وأھلھا" (اور بری ہو جانا ان بتوں سے اور شرک کی گندگی سے اور ان لوگوں سے جو شرک کرتے ہیں جو اس گندگی میں مبتلا میں ہیں) "أخذ علی ھذا عشر سنین یدعو إلی التوحید" (نبی کریم ﷺ نے دس سال لگا دیئے اس توحید کی دعوت میں)۔ دس سال کچھ بھی نہیں، نماز روزہ، حج، زکوۃ کچھ نہیں صرف توحید کی دعوت دس سال۔ آج جب ہم توحید کی بات کرتے ہیں تو ہمارے مخالفین کہتے ہیں کہ دیکھو ان بے چاروں کو کچھ آتا ہی نہیں توحید، توحید پر لگے ہیں مسلمانوں کو توحید سکھاتے ہیں، موحدین کو توحید سکھاتے ہیں، ان کا کام دیکھو ان کے پاس کوئی اور علم ہے ہی نہیں، نہ یہ طہارت پر بات کرتے ہیں نہ یہ نماز پر بات کرتے ہیں، نہ یہ حج و عمرے پر بات کرتے ہیں نہ یہ زکوۃ پر بات کرتے ہیں، روزوں پر بات نہیں کرتے اور مسائل کتنے ہیں اُمت میں ان پر بات نہیں کرتے۔ دشمن دروازے پر کھڑا ہے اور یہ لوگ بس توحید، توحید کو رٹا لگائے رکھتے ہیں، توحید کے علاوہ ان کو کچھ آتا ہی نہیں ہے، سبحان اللہ۔ نبی کریم ﷺ نے دس سال مسلسل صرف توحید کی دعوت دی ہے، جب توحید دل میں جگہ کرلے گی ناں اور توحید کو آپ سمجھ لیں گے پھر نماز بھی آسان ہے پھر روزہ بھی آسان ہے پھر حج اور عمرہ بھی آسان ہے پھر زکوۃ دینا بھی آسان ہے اور جو توحید کو سمجھے گا نہیں تو نماز تو پڑھے گا سجدہ اللہ تعالیٰ کے لیے کرے گا نماز میں اور اس بُت کو سجدہ بھی کرے گا۔ تو اس کی نماز ہوئی؟ کیا فائدہ ہے ایسی عبادت کا؟ زکوۃ، صدقات اللہ تعالیٰ کے نام پر بھی اور اس بزرگ کے نام پر بھی، کیا فائدہ ہے؟ ایسی عبادت کا فائدہ کیا ہے جس میں توحید نہ ہو۔ تو نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے آغاز کیا دعوت کا، نماز سے نہیں کیا صرف توحید سے۔ اور کتنے سال لگائے؟ دس سال لگائے آج ہمیں ایک سال بھی نہیں ہوا توحید کی

بات کرتے ہوئے اور لوگ پریشان ہو گئے۔ ارے بھئی جب دس سال پڑھو گے ناں توحید کو پھر آپ کو سمجھ آئے گی کہ توحید کیا ہے، سمجھو توحید کو۔ اس سے پریشان نہ ہونا کہ ہم توحید کی بات کرتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ توحید کی بات ہوتی ہے بس۔ صحابہ کرام [نے مکی زندگی میں دس سال توحید کو سمجھا ہے، پورے دس سال اور اکثر آیات جو مکی آیات ہیں آپ دیکھیں جنت اور دوزخ کی خبر ہے اور توحید اور شرک کا ذکر ہے۔ یہ نماز کے احکام، یہ حج کے احکام، یہ جہاد کے احکام یہ مدینہ میں نازل ہوئے مکہ میں نازل نہیں ہوئے۔ میں نے ابھی بیان کیا کہ 23 سال نبی کریم ﷺ زندگی تھی نبوت اور رسالت کی زندگی، 23 سال میں سے آدھی زندگی توحید میں گزار دی، سبحان اللہ۔ کیا ہماری آدھی زندگی توحید کو سمجھنے میں گزری ہے؟ ہم تو ایک سال توحید کو پڑھ کر تھک جاتے ہیں اور وہ بھی خوش قسمتی ہے جو ایک سال پڑھ لیں۔ میرے بھائیو! توحید پر توجہ دو توحید ضروری ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے توحید کا علم آسان کر دیا اور عطا فرما دیا اللہ کی قسم اس کے لیے دنیا اور آخرت میں روشنیاں ہی روشنیاں ہیں، دنیا اور آخرت کی کامیابی ہی کامیابی ہے لیکن جو بے چارا اس علم سے محروم رہا تو دنیا میں بھی وہ بھٹکتا رہے گا گمراہیوں میں اور اندھیروں میں اور آخرت میں اسے سکون نہیں ملے گا۔ اگر نبی رحمت ﷺ دس سال توحید کی دعوت ہیں تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم محنت کریں اور لوگوں تک توحید کی دعوت ہی پہنچائیں سب سے پہلے۔ جتنی جماعتیں آج کام کر رہی ہیں دعوت اور تبلیغ کی میری گزارش ان سے یہ ہے کہ آپ توحید کو سمجھیں، لوگوں تک توحید کو پہنچائیں، اپنی دعوت کو قرآن اور سنت کے مطابق چلائیں، اپنی عقل اپنی من مانی سے اپنے علماء کے اقوال سے نہیں اپنے اماموں کے قول سے نہیں جیسے میں نے پہلے بیان کیا کہ صراط مستقیم کا راستہ ایک ہی ہے اور وہ راستہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام [کو اپنی زندگی میں سمجھایا، صحابہ کرام [نے اپنی زندگی میں تابعین تک پہنچایا اور تابعین نے ہم تک آج پہنچا دیا اور آج بھی موجود ہے وہ راستہ۔ جس امام کا قول قرآن مجید سے ٹکرا جائے اس کو چھوڑ دو، جس دعوت اور تبلیغ میں توحید کا نام ہی نہیں، توحید کا نام لیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ آپ اُمت میں تفرقہ پیدا کرتے ہو، شرک کی بات نہ کرو، یہ بے چارا جو قبر کی طرف جاتا ہے ناں تو جب نماز پڑھے گا تو سیدھا ہو جائے گا، سبحان اللہ۔ 30 سال سے تو وہ نماز پڑھ رہا ہے کب اس کی نماز نے اسے اس قبر کے عذاب سے اسے بچایا ہے؟ اس قبر کی عبادت سے اسے بچایا ہے، کب؟ 30 سال سے تو وہ سجدہ کر رہا ہے قبر کو بھی اور اپنے ربّ کو بھی کر رہا ہے، تو نماز نے تو اسے برائی سے نہیں بچایا۔ نہیں جی نہیں، ٹائم آئے

گا آپ نے صرف اس کو یہ کہنا ہے کہ مسجد میں آؤ، ذکر ہو گا اللہ تعالیٰ کے دین کی بات ہو گی، لوگوں کو سمجھ آئے گی ان شاء اللہ اور لوگ سیدھے راستے پر آ جائیں گے، دیکھیں کتنے گانا بجانے والے لوگ تھے اب گانا بجانا چھوڑ دیا، کتنے زانی تھے اب زنا چھوڑ دیا، اب یہ اللہ تعالیٰ کے راستے پر نکلے ہیں، سبحان اللہ۔ گانا بجانے والے نے گانا بجانا تو چھوڑ دیا لیکن توحید کو سمجھا؟ زانی نے زنا کو تو چھوڑ دیا ہے لیکن اس نے توحید کو سمجھا ہے؟ آپ نے اسے نمازی تو بنا دیا اسے موحد بنایا ہے پہلے؟ میرے بھائی پہلے موحد تو بنائیں اسے، اس کے دل میں توحید جب جگہ کر جائے گی ناں تو اللہ کی قسم وہ کبھی نماز چھوڑے گا نہیں۔ نماز تب چھوٹتی ہے جب یہاں پر دل میں کمی ہوتی ہے، جب ایمان ناقص ہوتا ہے تو نماز بھی چھوٹ جاتی ہے پھر روزے بھی چھوٹ جاتے ہیں پھر حج اور عمرے کی بھی کوئی پرواہ نہیں ہوتی پھر زکوٰۃ کی بھی پرواہ نہیں ہوتی پھر گانے بجانے بھی آسان ہو جاتے ہیں پھر زنا بھی آسان ہو جاتا ہے پھر ہر بدکاری آسان ہو جاتی ہے لیکن جب توحید دل میں جگہ کر لیتی ہے اللہ تعالیٰ کا ڈر دل میں جگہ کر لیتا ہے ناں پھر یہ ساری برائیاں صاف ہو جاتی ہیں ۔تو توحید کی بنیاد ہے ﴿اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۷ عَلٰي بَصِيْرَةٍ﴾ (یوسف/108) میں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہوں لوگوں کو بلاتا ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف، توحید کی طرف، سب سے پہلے توحید کی طرف اور علم کے ساتھ دیتا ہوں دعوت ۔بعض لوگوں کی دعوتوں میں علم نہیں ہے۔ بھئی کہاں جا رہے ہو؟ ہم علم حاصل کرنے جا رہے ہیں، سبحان اللہ۔ جاہل نکلتا ہے گھر سے جاہلوں کے پاس عالم بن کر واپس آئے گا؟ صفر کو صفر سے ضرب دیں، حساب والے کہاں ہیں؟ کیا جواب نکلے گا؟ سو (100) نکلے گا؟ سبحان اللہ۔ جاہل جائے گا جاہل کے پاس تو جاہل ہے لوٹ کر واپس آئے گا میرے بھائی۔ عالم کی طرف جاؤ اللہ کی قسم سب عالم بن جائیں گے۔ جاہل نکلتے ہو گھر سے اور جاہل واپس آتے ہو گھر کی طرف۔ کیا فائدہ پہنچایا ہے تم نے اُمت کو؟ اُمت کو صرف نمازی بنا دیا؟ توحید کی دعوت کون دے گا؟ جو توحید کی دعوت دیتے ہیں کہتے ہیں کہ اُمت میں تفرقہ پیدا کر رہے ہیں، یہ فتنہ ہے۔ سبحان اللہ، توحید کی دعوت فتنہ ہے؟ شرک سے لوگوں کو آگاہ کرنا فتنہ ہے؟ تو اس لیے سب سے پہلے توحید کی دعوت اس کے بعد باقی دعوتیں ہیں۔ جب توحید ہے تو سب کچھ ہے جب توحید نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں "وبعد العشر" (اور دس سالوں کے بعد) "عرج به إلى السماء" (نبی کریم ﷺ کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی)۔ معراج کا قصہ دس سال کے بعد نبوت کے دس سال کے بعد یہ قصہ تھا اور اسی معراج میں

"وفرضت عليه الصلوات الخمس" پانچ نمازیں فرض کر دی گئیں۔"وصلى في مكة ثلاث سنين" مکہ میں تین سال نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے رہے اور نماز جو فرض ہوئی دو دو رکعت ساری فجر سے لے کر عشاء تک، مغرب کی دو رکعت۔ سب نمازیں دو دو رکعت تھیں۔" وبعدها أمر بالهجرة إلى المدينة "اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اپنے پیارے نبی ﷺ کو ہجرت کریں مکہ کو چھوڑ کر مدینہ کی طرف۔

اگلے درس میں ہجرت کو تفصیل سے بیان کریں گے لیکن اس درس میں جو ایک اہم بات ہے وہ ہے الاسراء والمعراج۔ شیخ صاحب نے صرف دو لفظوں میں ذکر کیا ہے"و عرج به إلى السماء"اور نبی کریم ﷺ کو معراج پر لے جایا گیا آسمانوں پر۔ صحیح بخاری، مسلم میں اسراء و معراج کا قصہ ہے، بڑا پیارا قصہ ہے میں کوشش کرتا ہوں کہ پورا قصہ بیان کر دوں اور جو اہم چیزیں ہیں اس میں جو اہم فائدے ہیں وہ نکالوں۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 3207 اور صحیح مسلم، حدیث نمبر 259 میں یہ قصہ موجود ہے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں"بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ"میں کعبہ کے قریب تھا سونے اور جاگنے کی درمیانی حالت میں تھا۔ جب انسان سونے کے لیے جاتا ہے ناں تو جاگ بھی رہا ہوتا اور سو بھی رہا ہوتا ہے یعنی ابھی پوری نیند نہیں آئی جاگ بھی رہے ہیں اور نیند آ رہی ہے، غنودگی کی حالت سمجھ لیں آپ۔ یہ صحیح بخاری کی روایت ہے"بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ وَذَكَرَ يَعْنِي رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ"تو کوئی آیا میری طرف آسمان سے۔ یعنی جبریل π آئے۔"فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ"سونے کا ایک برتن تھا ان کے ہاتھ میں۔"مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا"اس سونے کے برتن میں حکمت اور ایمان تھا۔ پانی نہیں تھا، بھرا ہوا تھا حکمت اور ایمان سے۔ حکمت کیا محسوس چیز ہے؟ ایمان محسوس چیز ہے؟ یہاں پر محسوس کر دیا اللہ تعالیٰ نے۔ حکمت اور ایمان سے برتن بھرا ہوا تھا اور میرے سینے کو چاک کر دیا گیا گردن کے نیچے والے حصے سے نحر سے لے کر پیٹ کے نیچے والے حصے تک یعنی ناف کے نیچے تک یہ جو مثانہ ہے اس پورے حصے کو چاک کر دیا گیا کھول دیا گیا۔" ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ"میرے پیٹ کو اندر سے صاف کر دیا گیا دھویا گیا۔"بِمَاءِ زَمْزَمَ"(زمزم کے پانی سے)"ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا"اور اس کو بھر دیا گیا اس سونے کے برتن کے اندر جو ایمان اور حکمت تھی سب اندر بھر دیا گیا۔"وَأُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ"اور کوئی سواری لے کر آئے سفید رنگ کی جو خچر سے چھوٹی تھی اور گدھے سے بڑی تھی اسے بُراق کہتے ہیں اس سواری کو اور

براق برق سے۔ برق جانتے ہیں؟ برق کہتے ہیں یہ جو چمک ہوتی ہے آسمان پر۔ براق اس کا نام ہے اتنی اسپیڈ والی وہ سواری تھی جہاں پر وہ قدم رکھتا جہاں تک نگاہ جاتی وہاں تک قدم جاتا اس کا، اتنی اسپیڈ تھی اس کی۔ " حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا" (اس سے پہلے صحیح مسلم میں) تو ہم اس پر سوار ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ جہاں تک ہماری نظر جاتی وہاں تک اس کا قدم جاتا براق کا۔ تو میں بیت المقدس کی طرف آیا اور میں نے اس سواری کو براق کو ایک حلقے سے باندھ لیا جہاں پر انبیاءπ اپنی سواریاں باندھا کرتے تھے اور پھر میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا اور دو رکعت ادا کی پھر جبریلπ آئے اور ان کے ہاتھ میں برتن تھا جس میں شراب تھی اور دودھ تھا تو میں نے دودھ کو پسند کیا اور دودھ پی لیا اور جبریلπ نے فرمایا آپ ﷺ نے فطرت کو ہی پسند کیا۔ "ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ" پھر ہم آسمان کی طرف چلے گئے آسمان کی سیر کو۔ "فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ" جبریلπ نے دستک دی، اجازت مانگی کہ دروازہ کھولو۔ آسمان کے دروازے بند تھے۔ تو آواز آئی تم کون ہو؟ جبریلπ نے جواب دیا "جِبْرِيلُ" میں جبریل ہوں۔ "قِيلَ" کہا گیا۔ "وَمَنْ مَعَكَ" اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبریلπ نے فرمایا "مُحَمَّدٌ" محمد ﷺ ہیں۔ "قِيلَ" کہا گیا یعنی فرشتے نے دروازے پر سوال کیا۔ " وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ" کیا ان پر موت نازل کر دی گئی کیا وہ ابھی رسول بن گئے۔ "قَالَ قَدْ بُعِثَ" جی ہاں نبوت ان کو مل گئی۔ "فَفُتِحَ لَنَا" تو ہمارے لیے دروازہ کھل گیا۔ "فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ" تو میں نے دیکھا آدمπ۔ دوسری روایت میں صحیح مسلم کی روایت میں، تو میں نے ایک شخص کو دیکھا اس کے دائیں بائیں بہت سارے لوگ ہیں۔ جب دائیں طرف دیکھتا ہے تو ہنستا ہے جب بائیں طرف دیکھتا ہے تو روتا ہے۔ تو میں نے سوال کیا کہ یہ کون ہیں؟ تو مجھے بیان کیا گیا کہ یہ آدمπ ہیں ان کی اولاد میں سے جو آئے گی جو دائیں طرف ہے وہ جنتی ہیں جو بائیں طرف ہیں وہ دوزخی ہیں، جب ان کی طرف دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور اُن کی طرف دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ تو پہلے آسمان میں دنیا کا جو آسمان ہے جب دروازہ کھلا میں اندر گیا تو دیکھا تو آدمπ ہیں۔ " فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ" تو میری ترحیب کی اہلاً وسہلاً جیسے کہتے ہیں مرحباً اور میرے لیے دعا کی۔ اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے "مَرْحَبًا" صحیح بخاری میں جو روایت ہے اس میں سب سے پہلے سلام ہے، میں نے سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا اور یہ فرمایا آدمπ "مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنٍ وَنَبِيٍّ" مرحبا بیٹے اور نبی۔ اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے "وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ" اور میرے لیے دعا بھی کی۔ پھر دوسرے آسمان کی طرف آئے اور جبریلπ نے اسی طریقے سے دستک دی اجازت مانگی

پھر سوال جواب ہوئے جیسے پہلے ہوئے پھر پتہ چلا کہ محمد ﷺ ہیں۔ کیا نبوت ملی؟ جی ہاں نبوت ملی، وہی بالکل قصہ وہی سوال پھر دروازہ کھلا جب دروازہ کھلا تو دیکھا دونوں خالہ زاد بھائی عیسیٰ π اور یحییٰ بن زکریا۔ تو نبی کریم ﷺ نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا "فَرَحَّبَا بِي وَدَعُوا لِي بِخَيْرٍ" کہ انہوں نے مجھے ترحیب کی مرحبا بالاخ الکریم و النبی الکریم کہ مرحبانی کو اور بھائی کو ترحیب کی اور خوش آمدید کہا۔ پھر اس کے بعد تیسرے آسمان کی طرف گئے، جبریل π نے دستک دی پھر وہی اسی طریقے سے اجازت مانگی اور وہاں پر جب دروازہ کھلا تو میں نے دیکھا یوسف π تھے تیسرے آسمان میں تو میں نے دیکھا کہ پوری دنیا کا آدھا حسن یوسف π میں تھا، پوری دنیا کا تا قیامت آدھا حسن یوسف π میں تھا تو پھر میری ترحیب کی خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعا کی اسی طریقے سے۔ پھر چوتھے آسمان کی طرف میں گیا اسی طریقے سے دروازے کو دستک دی جبریل π نے اور اسی طریقے سے وہ سوال ہوئے پھر دروازہ کھلا اور میں نے دیکھا ادریس π تھے، میرے لیے دعا کی اور خوش آمدید کہا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ (مریم/57) (اور ہم نے ادریس π کو اونچی جگہ پر بھیج دیا) یعنی چوتھے آسمان میں۔ پھر پانچویں آسمان کی طرف ہم گئے اور دروازے کو دستک دی، سوال جواب ہوئے پھر دروازہ کھلا تو میں دیکھا ہارون π تھے، میرے لیے دعا کی اور خوش آمدید کہا پھر چھٹے آسمان کی طرف گیا اسی طریقے سے دستک دی دروازے کو اور پھر دروازہ کھلا میں نے دیکھا موسیٰ π تھے انہوں نے میرے لیے دعا کی اور ترحیب کی خوش آمدید کہا پھر ساتویں آسمان کی طرف گئے اسی طریقے سے دستک دی پھر دروازہ کھلا سوال جواب کے بعد۔ میں نے دیکھا کہ ابراہیم π اپنی کمر اپنے کندھے کو ٹیک لگائے بیٹھے ہیں بیت المعمور کو اور اس بیت المعمور میں ستر (70) فرشتے داخل ہوتے ہیں طواف کرتے ہیں پھر ان کو پھر ان کی ساری زندگی باری نہیں آتی۔ ستر (70) فرشتہ جو ایک دفعہ طواف کرتا ہے پھر ان کی باری نہیں آتی، اتنے اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں۔ "ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى" پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے جایا گیا تو میں نے وہاں پر بڑی عجیب وغریب چیز دیکھی۔ سدرۃ کس کو کہتے ہیں؟ سدرۃ کہتے ہیں بیری کے درخت کو، بیری کے درخت کو دیکھا۔ " وَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ" جو پتے ہیں جیسے ہاتھی کے کان اس کی طرح اتنے بڑے ہیں۔ "وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ" اور جو بیر ہے خود وہ اتنا بڑا ہے، قلال کہتے ہیں اس برتن کو جس میں پانی بھرا جاتا تھا، بہت بڑا برتن ہوتا تھا بڑا مٹکا سمجھ لیں آپ، مٹکے کی طرح۔ " قَالَ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللَّهِ

مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ" اتنے رنگ اس میں آئے کہ میں نے کبھی دیکھے نہیں، میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو چیزیں میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھیں۔"فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا" اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بندہ بھی اس کی صفت بیان نہیں کر سکتا جو میں نے دیکھا۔ اتنا خوبصورت دیکھا میں نے کہ اس کو میں بھی بیان نہیں کر سکتا اور کوئی بھی مخلوق بیان نہیں کر سکتی۔"فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ مَا أَوْحَى" پھر اللہ تعالیٰ نے جو وحی وہ نازل کرنا چاہتا تھا وہ وحی نازل کی میرے اوپر۔"فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ" پھر میرے اوپر پچاس (50) نمازیں فرض کر دیں چوبیس گھنٹوں میں دن اور رات میں پچاس نمازیں۔"فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى" تو جب میں واپس جا رہا تھا موسیٰ π کی طرف جب میں پہنچا۔ وہی آسمان تھے اور اسی ترتیب سے جاتا تھا تو جب موسیٰ π کی طرف میں گیا تو انہوں نے مجھ سے سوال کیا موسیٰ π نے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کوئی چیز فرض کی ہے؟ جی ہاں پچاس (50) نمازیں فرض کی ہیں۔ تو موسیٰ π نے فرمایا کہ واپس جاؤ تیری اُمت پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکتی اپنے ربّ سے تخفیف مانگو تاکہ پچاس میں سے کچھ کم ہو جائیں، میں جانتا ہوں میرا تجربہ ہے بنی اسرائیل کے ساتھ میں نے وقت گزارا ہے، پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی تیری اُمت۔ تو نبی کریم ﷺ واپس گئے، اپنے ربّ کی خدمت میں حاضری دی اور تخفیف کی گزارش کی۔ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم کر دیں۔ پھر واپس آیا پھر موسیٰ π نے پوچھا پھر میں نے جواب دیا کہ پانچ کم ہوئیں۔ پھر انہوں نے وہی فرمایا کہ نہیں تیری اُمت پینتالس (45) نہیں پڑھ سکتی پھر واپس جاؤ۔ تخفیف کرتے کرتے پانچ نمازوں تک پہنچ گیا پھر واپس آیا موسیٰ π نے پھر وہی سوال کیا کہ کتنی نمازیں ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پانچ۔ کہتے ہیں نہیں ابھی بھی جائیں تخفیف مانگیں تیری اُمت پانچ نہیں پڑھے گی، سبحان اللہ۔ یہ تجربہ ہے موسیٰ π نے اپنی قوم کے ساتھ جو وقت گزرا ہے ان کو پتہ تھا کہ کتنا کٹھن ہے عبادت پر عمل کرنا، اللہ تعالیٰ کے فرائض پر عمل کرنا مشکل ہے لوگوں کے لیے تو پانچ ہیں پانچ کے لیے دوبارہ جاؤ، اللہ اکبر۔ تو نبی کریم ﷺ نے کہا کہ مجھے شرم آتی ہے، اپنے ربّ سے مجھے شرم آتی ہے۔ اب پچاس سے پانچ ہو گئیں اب میں واپس نہیں جاتا تو آواز آئی، اللہ تعالیٰ فرمایا کہ میرا قول تبدیل نہیں ہوتا، میں نے پچاس فرض کی تھیں ناں ہیں وہ پچاس، پڑھیں گے پانچ اجر پچاس کا دوں گا میں، اللہ اکبر۔ یہ بھی نہیں یعنی پچاس کی پانچ ہو گئیں اور پانچ پڑھیں گے لیکن ثواب پچاس کا ہے۔ دیکھیں ربّ غفور رحیم، ودود کریم کیسا ربّ ہے دیکھیں،

سبحان اللہ۔ پچاس کی پانچ ہو گئیں اور ثواب پچاس کا ہی ہے ثواب میں کمی نہیں ہوئی رکعت میں کمی ہو گئی وقت میں کمی ہو گئی تعداد میں کمی ہو گئی اللہ تعالیٰ کی رحمت میں کمی نہیں ہوئی، اللہ تعالیٰ کے دین کرم میں کمی نہیں ہوئی۔ صرف یہ ہی نہیں آگے سنیں۔ "وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ" پھر جس نے کسی اچھائی کی نیت کی، کوئی اچھا عمل کرنا ہے۔ "فَلَمْ يَعْمَلْهَا" تو اچھائی کو نہیں کیا صرف نیت کی اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی گئی صرف نیت سے۔ " فَإِنْ عَمِلَهَا" اگر وہ اس نیکی کو کر لے اس عمل کو کر لے وہ اچھا عمل جس کی اس نے نیت کی ہے "كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا" اس کا دس گنا اس کا ثواب لکھ دیا گیا۔ "وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ" اور جس نے برائی کرنے کی نیت کی "فَلَمْ يَعْمَلْهَا" تو اس نے نہیں کی تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی گئی "فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَاحِدَةً" اگر وہ کر لے تو اس کے لیے ایک بدی ایک برائی لکھ دی جائے گی۔ کتنا غفور کتنا رحیم کتنا عظیم ربّ ہے ذوالجلال والاکرام سبحان و تعالیٰ۔ " قَالَ فَنَزَلْتُ فَانْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا فَعَلْتُ ، فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ ، قَالَ قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ"۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور آج دیکھیں اُمت میں یہ پانچ نمازیں بھاری ہیں کہ نہیں؟ پانچ نمازیں بھاری ہیں۔ بھئی پانچ کا پچاس ہے۔ ابھی کوئی بزنس آپ کے سامنے آجائے بھئی ایک کا پچاس یا ایک کا دس بھاگتے ہیں لوگ کہ نہیں بھاگتے۔ پانچ کا پچاس ہے دوڑ لگتی ہے لوگوں کی۔ ارے پانچ نمازیں ہیں ایک گھنٹہ نہیں لگتا آپ کا اور اگر خلوص نیت کے ساتھ اتباع سنت کے ساتھ آپ نے نماز ادا کی شرائط اور ارکان کے ساتھ تو ایک کے بدلے دس پانچ نمازوں کے بدلے میں پچاس نمازوں کا ثواب ہے۔

تو یہ قصہ ہے اسراء و معراج کا۔ اس میں جو اہم بات میں بیان کرنا چاہتا ہوں، بعض صوفیوں کے نزدیک واللہ مجھے بہت تعجب ہوا عبدالقادر جیلانی: کے عرس پر جو قادری ہیں وہ قصہ پیش کرتے ہیں۔ وہ قصہ یہ ہے کہ عبدالقادر جیلانی: کا ایک شاگرد مر گیا، موت کا فرشتہ آیا اور روح قبض کر لی اللہ کے حکم تھا۔ عبدالقادر جیلانی: نہیں تھے جب واپس آئے تو پوچھا کہ میرا شاگرد کہاں ہے؟ انہوں نے کہا کہ فلاں شخص مر گیا۔ مر گیا؟ آسمانوں کی طرف گیا پہلے آسمان کو چیرا، دوسرے کو، تیسرے کو، چوتھے آسمان پر ملک الموت کو جا کر پکڑا موت کے فرشتے کو۔ موت کے فرشتے کے ہاتھ میں وہ زنبیل یعنی کیس تھی جس میں روح تھی، تھیلی تھی جس میں روح تھی اس کو اس کے ہاتھ سے لیا کہ میری اجازت کے بغیر تو نے میرے شاگرد کی روح کیسے قبض کی اور اسی تھیلی کو چوتھے آسمان سے زمین پر پھینکا، جب زمین پر گری

تو ستر (70) روح بن گئیں۔ اب یہ شاگرد ستر (70) مرتبہ مرے گا تو پھر بھی نہیں مرے گا، اس کو ستر مرتبہ مارنا پڑے گا پھر مرے گا۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ شان ہے ہمارے ولی کی، سبحان اللہ۔

آسمان کی عظیم اور بہترین مخلوق جبریلπ اور زمین اور آسمان کے سردار اور بہترین مخلوق محمد ﷺ پوری کائنات کے سردار جب آسمان پر جاتے ہیں تو دستک دیتے ہیں، اجازت مانگتے ہیں، سوال و جواب ہوتے ہیں، اجازت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو دروازہ کھل جاتا ہے اجازت نہیں ہوتی تو نہیں کھلتا، صرف پہلا آسمان نہیں، صرف دوسرا نہیں، ساتوں آسمانوں تک ایک ایک آسمان پر پہرے دار ہیں فرشتے بیٹھے ہیں۔ اگرچہ جبریلπ ان کا اپنا فرشتہ ہے لیکن پوچھے بغیر کھولتے نہیں ہیں۔ کون ساتھ ہے؟ محمد ﷺ ہیں، ان ہی کے لیے ہمیں اجازت تھی اور کھول دیا۔

یہ ہیں صحیح بخاری، مسلم کی روایات جن کو قوم یہ سمجھتی ہے کہ نہیں ہم یہ نہیں مانتے، ہمارے اولیاء کو براہ راست علم حاصل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ تم لوگ علم بیان کرتے ہو قال فلان عن فلان عن فلان۔۔۔ کہاں ہیں؟ مردہ ہیں مر گئے ہیں۔ ہمارے اولیاء کو زندہ سے علم آتا ہے، تم لوگ عبد الرزاق سے علم سیکھتے ہو اور ہمارے بزرگ رزاق سے علم حاصل کرتے ہیں۔ کیا یہ ہی رہ گیا ہے اُمت میں کہ اسی کو اسلام کہتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ یہ ہی شریعت لے کر آئے ہیں؟ پھر کیا کہتے ہیں یہ لوگ؟ کہتے ہیں کہ یہ لوگ فتنہ پیدا کرتے ہیں، یہ مخالفت پر اتر آئے ہیں ان کو صرف نکتہ چینی ہی آتی اور کچھ بھی نہیں آتا۔ کیا یہ صحیح بخاری، مسلم کی روایات جو صحیح سند سے ثابت ہیں ان کو ہم اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیں اور آپ کی ان من گھڑت کہانیوں کو جن پر اللہ کی قسم اگر بچے بھی سنیں تو وہ بھی ہنسیں گے۔ ان پر ہم اعتبار کر لیں؟ ان کا اقرار کر لیں؟ نہیں میرے بھائیو! ابھی بھی وقت ہے اپنی آنکھیں کھولو، چھوڑ دو ان من گھڑت روایات کو۔ اللہ کی قسم، سامنا کرنا پڑے گا اور سوال ہو گا اللہ تعالیٰ کے سامنے بغیر ترجمان کے، براہ راست سوال اللہ تعالیٰ کرے گا کہ میں نے پیارا نبی ﷺ بھیجا تھا شریعت نازل کی تھی واضح شریعت تھی، میرے پیارے نبی ﷺ کا یہ راستہ تھا تم نے یہ راستہ کیوں اپنایا؟ کیا جواب ہو گا؟ کیا کہیں گے ہم؟ کس منہ سے جواب دیں گے؟ عبد القادر جیلانی اس وقت ویسے ہو گا جیسا کہ عام مخلوق کھڑی ہے، بدن پر کپڑا نہیں، پاؤں میں جوتی نہیں، سر کے بال بکھرے ہوئے۔ اس وقت نجات اسے ملے گی جس کو اللہ تعالیٰ نجات عطا فرمائے گا، اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے کے نیچے وہ لوگ ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے کے نیچے جگہ دے گا، جس دن کوئی سایہ بھی نہیں ہو

گا۔ انبیاءo فرمائیں گے "نَفْسِي نَفْسِي" اور نبی کریم ﷺ فرمائیں گے "أُمَّتِي أُمَّتِي"۔ کیا عبد القادر جیلانی: انبیاء o سے بہتر ہیں؟ کتنے تعجب کی بات ہے۔ کہنے والے نے یوں بھی کہا کہ بھئی پریشانی بات نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے غوث کو عبد القادر جیلانی کو (دیکھیں لفظ غوث جو مصیبت میں تکلیفوں میں نجات عطا فرمائے اسے غوث کہتے ہیں) اللہ تعالیٰ نے غوث کو ایک رجسٹر عطا فرمایا ہے اور اس رجسٹر میں ان کے مریدین کے نام ہیں تا قیامت اور جو غوث کا مرید ہے اس کا کوئی حساب نہیں ہے، سبحان اللہ۔ کتنے تعجب کی بات ہے میرے بھائیو۔

تو یاد رکھیں ان من گھڑت کہانیوں سے، ان بدعات اور خرافات سے ابھی وقت ہے ابھی سانس چل رہی ہے ناں تو توبہ کا دروازہ کھلا ہے ﴿ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ﴾ (الواقعہ / 83) یہاں پر آئے گی ناں روح اور فرشتے سامنے نظر آئیں گے روح قبض کرنے کے لیے اس وقت کوئی بہانہ کوئی عذر نہیں چلے گا اور توبہ کا دروازہ بھی بند ہو گا۔ ﴿ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ﴾ ﴿ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا﴾ (المؤمنون / 99-100) اے اللہ تعالیٰ تو مجھے واپس کر دے کہ میں اچھا عمل کروں۔ نہیں اب وقت نہیں ہے اب تو آنکھوں سے دیکھ لیا ناں، فرشتے آ رہے ہیں۔ اور اگر بدکار بندہ ہے، شرک اور بدعات میں زندگی گزار چکا ہے یا کافر ہے تو اس کی روح نکلتی ہے ﴿ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا﴾ (النازعات / 1) فرشتہ غرق ہو جاتا ہے اس کے اندر روح ڈرتی ہے پاؤں کی طرف بھاگتی ہے فرشتہ غرق ہو جاتا ہے اس کے اندر اور اس کی روح کو ایسے بے دردی سے کھینچ کر نکالتا ہے جیسے تر روئی کو آپ کانٹوں پر سے پھیر کر نکالیں۔ کانٹوں کے بیچ میں روئی پھنسی ہے آپ اس کو نکالیں تو ایک کانٹے پر ایک ایک روئی کا ٹکڑا آپ کو نظر آئے، اس طریقے سے اس کی روح نکالی جائے گی۔ جو فرشتے ساتھ ہوں گے، کفن ہو گیا بدبودار کالا سیاہ کفن کوئی فرشتہ آگے نہیں آئے گا اس کی روح کو لینے کے لیے سب پیچھے ہٹیں گے کہ اتنی بدبودار چیز کو کیسے ہم اٹھائیں لیکن اللہ کا حکم ہے اٹھانا پڑے گا۔ بس اٹھاتے ہیں بڑی مشکل سے، لے جاتے ہیں آسمانوں کے دروازے بند، نہیں کھلیں گے۔ "كذب عبدى" میرے اس بندے نے جھوٹ بولا زندگی ساری، اس کو راہ راست دکھائی بھی گئی تھی اس نے جان بوجھ کر چھوڑ دیا اس کے لیے اب رحمت کے دروازے بند ہیں، کوئی دروازے نہیں کھلیں گے اس کے لیے۔ اسے ادھر ہی سے پھینک دیا جاتا ہے۔ قبر میں، میرے بندے نے۔ ہے یہ اللہ کا بندہ۔ کہاں جاؤ گے تم؟ اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ کی اس دنیا سے نکل نہیں سکتے تم، اللہ تعالیٰ بندگی سے تم

نکل نہیں سکتے۔ بچھادو، اس قبر کے اندر جب قبر تنگ ہو جائے گی، اس کی پسلیاں آپس میں مل جائیں گی، چیخ وپکار ہو گی، آہیں ہوں گی، منکر نکیر کا کوئی جواب نہیں دے سکے گا۔ کسی سوال کا جواب آئے گا تو دے گا۔ زندگی ساری بدعات اور خرافات میں ہی گزاری ہے، میرے اس بندے نے جھوٹ بولا ہے میرے اس بندے نے غلط کیا ہے، زندگی ساری شرک، بدعات اور خرافات میں ہی گزاری ہے اب اس کے لیے بچھونا جہنم کا بچھادو۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، قبر کے اندر جہنم کا بچھونا، آگ کا بستر دیکھا ہے کبھی زندگی میں؟ آگ کا بستر اور جہنم کی ایک کھڑکی بھی کھول دو، عذاب دیتی رہے گی یہ کھڑکی اسے، اس کی یہ گرم لویں آتی رہیں گی اور اسے عذاب ملتا رہے گا جب تک کہ صور نہیں پھونکا جاتا، قیامت تک۔

میدان محشر میں کیا ہو گا؟ نبی کریم ﷺ کی حوض کوثر سے کیسے روک دیا جائے گا پیاس کی شدت میں۔ حساب کے لیے کیسے آپ کے قدم آپ کی ٹانگیں کیسے آپ کا ساتھ دیں گی اپنے ربّ کے سامنے کھڑے ہونے کے لیے۔ کیا جواب دو گے؟ ترازو پر اپنے اعمال کو کیسے دیکھو گے جب تلیں گے؟ اپنے نامہ اعمال کو پکڑنے کے لیے کیسے آپ کا ہاتھ ساتھ دے گا آپ کیسے پکڑو گے؟ پل صراط پر چلتے ہوئے، پل صراط سے گزرنے کے لیے، کیسے گزرو گے؟ کبھی سوچا ہے؟ ابھی وقت ہے۔ ہماری دعوت یہ نہیں ہے کہ اپنے امام کے قول کو چھوڑ کر ہمارے امام کے قول کو لے لو۔ نہیں اللہ کی قسم ہم نے کبھی کسی سے یہ نہیں کہا اور نہ کبھی کہیں گے۔ ہماری دعوت واضح ہے شرک، بدعات اور خرافات کو چھوڑ کر قرآن اور سنت اور سلف الصالحین کے راستے کو اپنالو۔ جو سلف الصالحین کے راستے پر چل رہا ہے وہ ہمارا امام ہے، ہمارے لیے عالم ہے اور جو اس راستے سے دور ہے وہ چاہے جتنا بڑا بھی اپنے آپ کو عالم کہلائے ہمارے نزدیک وہ کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ﷺ کے راستے کو نہیں پہچانا جتنی بڑی پگڑی اس کے سر پر ہو، جتنی بڑی داڑھی بھی ہو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے ہمارے سامنے۔